بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہ حَمْدَالشَّاكِرِيْن وَالصَّلٰوة وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ البرِيَّةِ مُحَمَّدٍوَّآلِه الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْن، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم. تعلّموا الفرائض وعلموها الناس فإنَّها نِصْفُ الْعِلْم. (الحدیث)

پیش نظر کتاب کا نام سراجی یا الفرائض السراجیہ ہے اور اس کو فرائض سجاوندی بھی کہا جاتا ہے۔ کسی بھی کتاب کو شروع کرنے سے پہلے چند مبادیات علم کا جاننا ضروری ہے اس لئے اوّلاً مبادیات علم فرائض بیان کئے جاتے ہیں۔

﴿۱﴾ **فن کا نام**:۔ فن کا نام علم فرائض ہے اور اس کو علم المواریث بھی کہتے ہیں۔

لغوی معنی:۔ فرائض فریضة کی جمع ہے۔ اور فریضةٌ فَرْضٌ سے مشتق ہے۔ فَرْضٌ کئی معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(۱) تَقْدِيْرٌ (متعین ہونا) جیسے قرآن میں ہے فَنِصْفُ مَافَرَضْتُم أی قَدَّرْتُم.

(۲) القَطْعُ (بمعنی کاٹنا، جدا کرنا) جیسے نَصِيْبًامَّفْرُوْضًا أی مَقْطُوْعًا.

(۳) إنْزَال (بمعنی اتارنا) جیسے إن الَّذِیْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآن أی أنْزَلَ.

(۴) تبیین یعنی کسی چیز کو بیان کرنا، جیسے قَدْفَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ أیْ بَيَّنَهَا اور إحلال یعنی کسی چیز کی حلت بیان کرنا، جیسے مَاكَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَافَرَضَ اللّٰهُ لَهُ أیْ اَحَلَّ اللّٰهُ لَهُ یہ معنی دینے کیلئے بھی آتا ہے "**مَوَارِيْث**" میراث کی جمع ہے، میراث مصدر ہے جس کے معنی ہیں وارث اور خلیفہ ہونا۔

وجہ تسمیہ:۔ چونکہ یہ علم مذکورہ تمام معانی یعنی تقدیر، القطع، انزال، تبیین، سب پر مشتمل ہوتا ہے، اس لئے اس کا نام علم فرائض رکھا گیا۔

﴿۲﴾ **علم فرائض کی اصطلاحی تعریف**:۔ هُوَعِلْمٌ بأصول من فقهٍ وحسابٍ يُعْرَفُ به حَقُّ الورثَةِ من التركة. یعنی علم فرائض فقہ اور حساب کے ان قواعد کے جاننے کا نام ہے جن کے ذریعہ میت کا ترکہ اس کے شرعی وارثوں کے درمیان تقسیم کیا جاسکے۔

﴿۳﴾ **موضوع**:۔ علم فرائض کا موضوع ترکہ اور ورثاء یعنی مستحقین۔

﴿۴﴾ **غرض وغایت**:۔ حقدار کو اس کا حق پہونچانا یعنی صحیح طریقے سے مالِ متروکہ کو ورثاء کے درمیان تقسیم کرنا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:NewMadarsa.blogspot.com

﴿۵﴾ **علم فرائض کا شرعی حکم**:۔ اس کا سیکھنا فرضِ کفایہ ہے، یعنی ہر زمانہ اور ہر علاقہ میں اتنے لوگوں پر اس کا سیکھنا فرض کفایہ ہے جس سے امت کی ضرورت پوری ہو سکے۔

﴿۶﴾ **علم فرائض کے ارکان**:۔ تین ہیں وارث، مورث، موروث یعنی ترکہ۔

﴿۷﴾ **علم فرائض کے شرائط**:۔ تین شرطیں ہیں (۱) مَوْتُ الْمُوَرِّثِ حَقِيْقَةً أَوْحُكْماً یعنی مورث کا مرنا حقیقتاً ہو یا حکماً، حکمی طور پر مرنے کی مثال ہے مفقود یعنی گم ہونے والا آدمی۔ (۲) حَيَاةُ الْوَارِثِ حَقِيْقَةً أَوْحُكْماً یعنی وارث کا زندہ رہنا حقیقت میں ہو یا حکمی طور پر ہو، حکمی طور پر زندہ رہنے کی مثال حمل ہے۔ (۳) علم بِجِهَةِ الإِرْثِ یعنی وارث ہونے کی جہت کا علم ہونا۔

﴿۸﴾ **مابِهِ الإستمداد یعنی ماخذ**:۔ اس علم کے ماخذ تین ہیں (۱) کتاب اللہ (۲) سنتِ رسول اللہ (۳) اجماع۔ اوران میں بھی زیادہ تر احکام کتاب اللہ سے ماخوذ ہیں، قیاس اس علم کا ماخذ نہیں ہے۔

علم فرائض کی تدوین:۔ علم فرائض بھی چونکہ فقہ ہی کا جز اور اس کا ایک حصہ ہے اس لئے اس کی تدوین بھی فقہ کی تدوین کے ساتھ ہوئی ہے، پھر بعد میں علماء نے الگ الگ اس فن میں کتابیں لکھی ہیں۔

﴿۹﴾ **علم فرائض کی فضیلت**:۔ علم فرائض مہتم بالشان علم ہے، آپ ﷺ نے اس علم کی فضیلت بیان کی ہے، چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے: اَلْعِلْمُ ثَلاثَةٌ أَمْرٌ مُحْكَمَةٌ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ۔ (ابن ماجہ)
دوسری حدیث میں ہے: تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ فَإِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ وإِنَّهُ يُنْسٰى وَهُوَ أَوَّلُ شَيْئٍ يُنْزَعُ مِنْ أُمَّتِي. (ابن ماجہ) یعنی فرائض کو سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اس لئے کہ یہ نصف علم ہے، اور یہ پہلی چیز ہے جس کو بھولنے کی بنا پر امت سے ختم کر دیا جائے گا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

﴿۱۰﴾ **مصنفؒ کے مختصر احوال**:۔ آپ کا نام محمد والد محترم کا نام بھی محمد اور دادا کا نام عبد الرشید ہے، آپ کی کنیت ابو طاہر اور لقب سراج الدین ہے، آپ مسلکاً حنفی تھے، سجاوند کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو سجاوندی بھی کہتے ہیں۔ آپ بڑے عالم ربانی فقیہ اور حساب داں تھے، آپ نے علم فرائض میں سراجی لکھنے کے ساتھ اس کی شرح بھی تحریر فرمائی، لیکن یہ نایاب ہے، آپ کے تفصیلی حالات و تاریخ ولادت و وفات کتب تاریخ میں مذکور نہیں ہیں۔

فائدہ :۔کتاب کے شروع میں مصنفؒ نے علم فرائض کی فضیلت کے سلسلہ میں حدیث شریف ذکر کی ہے ''تَعَلَّمُوْا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْاھَا النَّاسَ فَإِنَّھَا نِصْفُ الْعِلْمِ.'' اس حدیث میں علم الفرائض کونصف العلم کہا گیا ہے،اس کی مختلف توجیہات بیان کی گئی ہیں۔

(۱) فقہاء کرام نے توجیہ یہ بیان کی ہے کہ انسان کی دو حالتیں ہیں، حالتِ حیاۃ حالتِ مماۃ، کچھ مسائل تو حالت حیات سے متعلق ہیں اور کچھ حالت ممات سے۔ دیگر علوم کا تعلق تو حالت حیات کے مسائل سے ہے اور علم فرائض کا تعلق حالت ممات کے مسائل سے ہے اس لئے اس کو نصف العلم کہا گیا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(درمختار)

(۲) ملکیت دو طرح کی ہوتی ہے۔ اختیاری اور غیر اختیاری، بیع، ہبہ، وصیت وغیرہ میں ملکیت اختیاری ہوتی ہے اور وراثت میں ملکیت غیر اختیاری ہوتی ہے، چونکہ اس علم میں غیر اختیاری ملکیت سے بحث ہوتی ہے اس لیے اس کو نصف العلم کہا گیا ہے۔

(۳) اس حدیث میں فرائض سے مراد احکام ضروریہ (فرض وواجب) ہیں اور یہ سنن و مستحبات کے مقابلے میں نصف ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ نصف کے معنی احد القسمین کے ہیں اور علم کی دو قسمیں ہیں (۱) اسبابِ وراثت کا علم۔ (۲) واجبات شرعیہ کا علم۔ چونکہ اس علم کا تعلق پہلی قسم سے ہے اس لئے اس کو نصف العلم کہا گیا ہے۔

ترکہ کا بیان

قَالَ عُلَمَائُنَا:۔ علماء سے علماء احناف مراد ہیں اس لئے کہ ہمارے صاحبِ سراجی علیہ الرحمہ حنفی ہیں۔

ترکہ کی لغوی تعریف:۔ التَّرِکَۃُ فی اللُّغَۃِ مَایَتْرُکُہُ الشخصُ ویُبْقِیہ. (وہ چیز جس کو انسان چھوڑتا ہے)۔

اصطلاحی تعریف:۔ مَایَتْرُکُہُ الْمَیّتُ خالیاً عن حقِّ الْغَیر. میت کا چھوڑا ہوا مال جس کے ساتھ دوسرے کا حق وابستہ نہ ہو میت کے جس مال کے ساتھ دوسرے کا حق وابستہ ہوگا وہ ترکہ میں نہیں آئے گا، مثلاً وہ مال جو میت کے دین میں رہن رکھا ہو یا وہ مبیع جس کا ابھی تک ثمن نہیں دیا گیا تو چونکہ اس مال سے دائن یا بائع کا حق متعلق ہے اس لئے یہ مال ترکہ میں نہیں آئے گا۔

ترکہ سے متعلق چار حقوق ہوتے ہیں

(۱) تجہیز و تکفین۔ (۲) اداء دین من جمیع ما بقیہ۔ (۳) نفاذِ وصیت من ثلث المال۔ (۴) مابقیہ مال کی ورثہ کے درمیان تقسیم۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

دلیل حصر:۔ ترکہ سے متعلق حقوق اربعہ کی دلیل یہ ہے کہ ترکہ سے متعلق ہونے والا حق اگر میت کا ہے تو وہ تجہیز و تکفین ہے اور اگر غیر کا ہے تو اگر وہ میت کی زندگی میں ہی متعلق ہوگیا ہو تو وہ اداء دیون ہے، اور اگر مرنے کے بعد متعلق ہوا ہے تو اگر وہ میت کے اختیار سے متعلق ہوا ہے تو وہ تنفیذِ وصیت ہے ورنہ تقسیم ترکہ ہے۔

حق اوّل تجہیز و تکفین کی تفصیل:۔ مرنے کے بعد سب سے پہلے میت کے ترکہ سے متعلق ہونیوالا حق تجہیز و تکفین ہے بشرطیکہ وہ مال شرعی ترکہ ہو یعنی اس کے ساتھ غیر کا حق وابستہ نہ ہو۔

تجہیز کے معنی:۔ سامان تیار کرنا اور اس سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کی مرنے کے بعد سے قبر میں جانے تک میت کو ضرورت پڑتی ہے جیسے نہلانا، کفنانا اور دفنانا وغیرہ۔

تکفین کے معنی:۔ کفن دینا، تکفین تجہیز میں داخل ہے لیکن اہتماماً لشانہ اس کو الگ سے ذکر کیا ہے۔

تجہیز و تکفین میں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ نہ تو اس میں کمی کی جائے گی نہ زیادتی بلکہ سنت کے مطابق عمل کیا جائے گا یعنی مرد کو تین کپڑوں اور عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا۔ اور اسی طرح سے میت اپنی زندگی میں جس قسم

کے کپڑے پہن کر جمعہ، جماعتوں یا رشتے داروں کے پاس جاتا تھا، اسی قسم کے کپڑوں میں اس کو کفن دیا جائے گا۔

تبذیر و تقتیر کے معنیٰ: تبذیر کے معنی ہیں اسراف کرنا اور تقتیر کے معنی ہیں کمی کرنا، یہ دونوں باب تفعیل کے مصدر ہیں، تبذیر بذرٌ سے اور تقتیر قَتْرٌ سے بنا ہے۔ اسراف اور تقتیر عدد کے اعتبار سے بھی ہوتی ہے اور قیمت کے اعتبار سے بھی۔ **عدد کی مثال:**۔ مرد کو تین کپڑوں سے زیادہ اور عورت کو پانچ کپڑوں سے زیادہ میں کفن دینا اسراف ہے اور اس سے کم میں تقتیر ہے۔ **قیمت کی مثال:**۔ مرد و عورت جتنی قیمت تک کے کپڑے خاص خاص موقعوں پر پہنتے تھے اس سے زیادہ یا کم قیمت کا کفن کا کپڑا لینا۔

تنبیہ :۔ زیادتی اس وقت ممنوع ہے جبکہ میت نے وصیت نہ کی ہو لیکن میت نے وصیت کی ہے تو پھر ایسی صورت میں ثلث مال سے زیادتی کر سکتے ہیں۔

حق ثانی اداءِ دیون: تجہیز و تکفین کے بعد میت کے مال سے اس کا دین ادا کیا جائے گا اگر میت مدیون ہو، خواہ دین کی ادائیگی میں پورا مال صرف ہو جائے اور وارثوں کے لئے کچھ باقی نہ رہے۔

اداءِ دیون کے سلسلہ میں تفصیل یہ ہے کہ اگر تجہیز و تکفین کے بعد بچا ہوا مال پورے دین کی ادائیگی میں کافی ہو تب تو پورا دین ادا کر دیا جائے گا، ورنہ تو دیکھا جائے گا کہ قرضخواہ ایک ہے یا متعدد، اگر قرض خواہ ایک ہو تو بچا ہوا مال اس کو دیدیا جائے گا اور باقی دین کو قرض خواہ یا تو معاف کر دے یا آخرت پر چھوڑ دے۔ اور اگر قرضخواہ متعدد ہیں تو اگر میت کا دین صرف دین صحت ہو یا میت کا دین صرف دینِ مرض ہو تو ایسی صورت میں بچا ہوا مال تمام قرضخواہوں کو ان کے قرضے کے حساب سے دیدیا جائے گا۔ اور اگر بعض کا دین دینِ صحت ہو اور بعض کا دین مرض ہو تو ایسی صورت میں دینِ صحت کی ادائے گی کو دینِ مرض پر مقدم رکھا جائے گا۔

دینِ صحت کی تعریف:۔ دینِ صحت وہ دین ہے جو بینہ سے ثابت ہو، یا حالتِ صحت میں میت کے اقرار سے ثابت ہو یا حالتِ مرض میں مشاہدہ سے ثابت ہو۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

دینِ مرض کی تعریف:۔ دینِ مرض وہ دین ہے جو حالتِ مرض میں محض میت کے اقرار سے ثابت ہو۔

تنبیہ : یہاں پر دین سے بندوں کا دین مراد ہے اور اگر میت کے ذمہ اللہ کا دین ہو جیسے دینِ زکوٰۃ یا دینِ کفارہ یا نمازوں کا فدیہ تو یہ سب میت کی موت کیوجہ سے ساقط ہو جائیں گیں۔ الّا یہ کہ ورثہ ان کو تبرّعاً اپنی طرف سے ادا کریں یا میت نے ان کے ادا کرنے کی وصیت کی ہو تو ایسی صورت میں ان کو تیسرے نمبر پر رکھا جائے گا۔ اور اس پر وصیت کے احکام جاری کریں گے۔

حق ثالث تنفیذِ وصیت:۔ تجہیز و تکفین اور اداءِ دین کے بعد اگر میت نے کسی کیلئے کسی مال کی وصیت کی ہے تو اس کی وصیت کو تہائی مال سے پورا کیا جائے گا، لیکن اگر تہائی مال سے وصیت پوری نہ ہو سکتی ہو تو اس سے زیادہ

کے ذریعے وصیت کو پورا کرنا ورثہ پر لازم نہیں ہے، اِلّا یہ کہ ورثہ اپنی خوشی سے اپنے حصہ میں سے وصیت کو پورا کریں۔

تنفیذِ وصیت کی چند شرطیں ہیں

(۱)مُوصیٰ بہ مباح ہو۔ (۲) قابل تملیک ہو۔ (۳)مُوصی تبرّع کا اہل ہو یعنی آزاد عاقل بالغ ہو۔ (۴)مُوصی کی طرف سے رجوع ثابت نہ ہو۔ (۵)مُوصیٰ لہ وصیت کے وقت زندہ ہو۔ (۶)مُوصیٰ لہ میت کا قاتل یا وارث نہ ہو۔ (۷) تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہ کی ہو۔

فائدہ : اگر میت نے کئی طرح کی وصیتیں کی ہیں اور ان میں سے کچھ لازم ہوں جیسے نماز روزے کا فدیہ دینا، اور کچھ غیر لازم ہوں جیسے کنواں بنوانا تو ایسی صورت میں اگر تہائی مال سے دونوں طرح کی وصیتیں پوری ہوسکتی ہیں تو دونوں کو پورا کریں گے، ورنہ پہلے لازمی وصیت کو اداء کریں گے اور پھر بقیہ مال سے غیر ضروری کو پورا کیا جائے گا (جتنی پوری ہوسکتی ہو)۔ لیکن اگر میت نے برابر درجے کی وصیتیں کی ہیں تو ایسی صورت میں اوّلاً اس وصیت کو پورا کریں گے جس کو میت نے پہلے بیان کیا تھا۔ پھر اگر مال بچتا ہے تو اس سے دوسری کو ادا کریں گے۔

فائدہ : دین وصیت پر مقدم ہے اصلاً اور قرآن کریم میں اللہ نے وصیت کو دین پر مقدم کیا ہے اہتمام کے لئے تاکہ لوگ اس کے ادا کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

حق رابع تقسیم ترکہ:۔ تجہیز و تکفین ادائے دیون اور تنفیذِ وصیت کے بعد جو مال بچے گا وہ میت کے شرعی وارثوں کے درمیان کتاب وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں تقسیم کیا جائے گا۔

شرعی ورثاء کے اقسام:۔ ورثاء کی ترتیب وار دس قسمیں ہیں۔ (۱) اصحاب الفرائض۔ (۲)عصبۂ نسبی۔ (۳) عصبۂ سببی۔ (۴) عصبۂ سببی کے عصبہ ترتیب وار یعنی پہلے عصبہ نسبی پھر عصبہ سببی۔ (۵)نسبی ذوی الفروض پر ان کے حصوں کے بقدر رد۔ (۶) ذوی الارحام۔ (۷) مولی الموالاۃ۔ (۸) مقرلہ بالنسب علی الغیر۔ (۹) موصی لہ بجمیع المال۔ (۱۰) بیت المال۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

اصحاب الفرائض یا ذوی الفروض:۔ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو فروض ستہ یعنی نصف، ربع، ثمن، ثلثان، ثلث، سدس میں سے کسی فرض کے مستحق ہوں بالفاظ دیگر جن وارثوں کا حصہ شریعت نے نصف یا ربع یا ثمن یا ثلثان یا ثلث یا سدس کی شکل میں متعین کردیا ہے ان کو اصحاب الفرائض یا ذوی الفروض کہتے ہیں۔

اصحاب الفرائض کی تعداد:۔ یہ کل بارہ ہیں چار مرد ہیں۔ (۱) شوہر (۲) باپ (۳) جد صحیح (۴) اخیافی بھائی۔ اور آٹھ عورتیں ہیں؛ (۱) بیوی (۲) بیٹی (۳) پوتی (۴) عینی بہن (۵) علاتی بہن

(۶) اخیافی بہن (۷) ماں (۸) جدۂ صحیحہ۔

عصبہ: اس سے مراد وہ شخص ہے جس کا کوئی حصہ متعین نہیں ہوتا بلکہ اصحاب الفرائض کے اپنا مقررہ حصہ لینے کے بعد اگر کچھ مال بچتا ہے تو یہ شخص بچا ہوا مال پاتا ہے اور اصحاب الفرائض کی غیر موجودگی میں پورا مال پاتا ہے۔

عصبہ کی دو قسمیں ہیں:۔ (۱) عصبہ سببی، وہ عصبہ ہے جس کا میت کے ساتھ اِعتاق کا تعلق ہو یعنی وہ میت کا مُعتِق ہو اور میت اس کا آزاد کردہ غلام ہو، عصبہ سببی کو مولی العتاق بھی کہتے ہیں۔ (۲) عصبہ نسبی، وہ عصبہ ہے جس کا میت کے ساتھ نسبی تعلق ہو جیسے باپ دادا وغیرہ۔

مذکورہ تفصیل کے بعد یہ بات واضح رہے کہ اصحاب الفرائض کو اولاً ترکہ دینے کے بعد اگر کچھ مال بچتا ہے تو یہ عصبہ نسبی کو دیا جائے گا۔ اور اگر کسی کے عصبہ نسبی نہ ہو تو پھر میت کے عصبہ سببی کو تیسرے نمبر پر دیا جائے گا اور اگر مُعتِق یعنی عصبۂ سببی بھی نہ ہوں تو پھر چوتھے نمبر پر اگر مُعتِق کے عصبۂ نسبی موجود ہوں تو ان کو دیا جائے گا، لیکن اگر مُعتِق کے عصبۂ نسبی بھی نہ ہوں بلکہ عصبہ سببی ہوں تو پھر ان کو دیا جائے گا لیکن اخیر کی دو صورتوں میں عورتوں کو حصہ نہیں ملیگا۔

ذوی الفروض پر رَد:۔ اگر اصحاب الفرائض کو مقررہ حصہ کے دینے کے بعد کچھ مال بچ جائے اور عصبات نسبیہ وسببیہ میں سے کوئی نہ ہو تو ایسی صورت میں مابقیہ ذوی الفروض کو دے دیا جائیگا لیکن اسمیں دو باتیں قابل لحاظ ہیں (۱) ذوی الفروض پر رَد ان کے حصوں کے تناسب سے ہوگا، (۲) رَد صرف نسبی ذوی الفروض پر ہوگا سببی پر نہیں، لہٰذا اس میں زوجین شامل نہیں ہونگے۔

ذوی الأرحام:۔ اس سے مراد وہ رشتے دار ہیں جو اصحاب الفرائض اور عصبہ کے علاوہ ہوتے ہیں، جیسے ماموں، خالہ، پھوپھی۔ نواسہ، نواسی

مولی الموالات: اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی مجہول النسب کسی شخص سے یہ کہے کہ آج سے آپ میرے مولیٰ ہیں اگر میں کوئی جنایت کروں تو آپ دیت اداء کرینگے اور جب میں مرجاؤں تو آپ میرے مال کے وارث ہوں گے اور دوسرا شخص اس کو منظور کرلے تو اس تعلق کو مولی الموالات کہتے ہیں۔

مقرلہ بالنسب: اس سے مراد وہ شخص ہے جس کیلئے میت نے کسی غیر سے نسب کا اقرار کیا ہو یعنی کسی مجہول النسب کے بارے میں یہ کہا ہو کہ یہ میرا بھائی ہے یا میرا چچا ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مقرلہ بالنسب کے وارث ہونے کیلئے چند شرطیں ہیں۔ (۱) مُقِر عاقل، بالغ، آزاد، ہو (۲) مقر اپنے اقرار پر ہی مرا ہو (۳) مقر کے اقرار میں کوئی استحالہ نہ ہو (۴) غیر نے اس کو تسلیم نہ کیا ہو (۵) مُقَرلہ مجہول

النسب ہو۔

موصی لہ بجمیع المال:۔ اس سے مراد وہ شخص ہے جس کیلئے میت نے کل مال کی یا تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کی ہو۔

بیت المال:۔ اس سے مراد اسلامی خزانہ ہے جو کسی امین کے قبضے میں ہوتا ہے تا کہ وہ اس سے ضرورت مند مسلمانوں کی ضرورت میں خرچ کیا جا سکے۔

تنبیہ: اگر کسی جگہ پر بیت المال نہ ہو یا بیت المال میں بے راہ روی ہو تو ایسی صورت میں بچا ہوا مال زوجین پر رَد ہو گا لیکن یہ اس وقت ہے جبکہ ذوی الارحام موجود نہ ہو۔

فائدہ:۔ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اپنے عزیز و اقارب کے مال کے نہ تو وارث ہوتے ہیں اور نہ انبیاء علیہم السلام کے مال میں میراث جاری ہوتی ہے بلکہ جو کچھ وہ چھوڑ کر انتقال فرماتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: إِنَّا مَعَاشَرَ الأنبياء لانُورَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ. (نسائی شریف)

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

فصل فی الموانع

موانع ارث کا بیان:۔ موانع مانع کی جمع ہے لغوی معنی روکنے والا۔

اصطلاحی معنی: اصطلاح میں موانع کہتے ہیں، کسی شخص میں پائے جانے والے اس وصف کو جو اس کو سبب وراثت کے پائے جانے کے باوجود میراث پانے سے روکدے اور ایسے شخص کو محروم کہتے ہیں) اور جو شخص دوسرے وارث کے موجود ہونیکی وجہ سے میراث پانے سے روکدیا جائے اسے محجوب کہتے ہیں۔

موانع کی اقسام: موانع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جو موروثیت سے مانع ہو مثلاً نبوت کہ یہ موروثیت سے مانع ہے (۲) وراثت سے مانع ہو اور یہاں پر یہی مراد ہے یعنی جس کی بناء پر ارث کی اہلیت ختم ہو جائے۔

موانع ارث کی تعداد: موانعِ ارث چار ہیں۔ (۱) رِقیت (۲) قتل (۳) اختلاف دینین (۴) اختلاف دارین۔ بعض حضرات نے موانعِ ارث آٹھ بیان کئے ہیں، چار جو اوپر مذکور ہوئے، (۵) رِدّت یعنی اسلام سے پھر جانا (۶) موت کی تاریخ کا مجہول ہونا ان لوگوں میں جو ایک ساتھ مرتے ہیں مثلاً ایک ساتھ غرق ہو کر مر جانا (۷) وارث کا مجہول ہونا غیر کے ساتھ ملتبس ہونے کی بناء پر (۸) نبوت۔

مانع اول رقیت کی تفصیل: (۱) رِقیت: اس سے مراد غلام، باندی ہونا ہے خواہ رقیتِ کاملہ ہو جیسے خالص غلام، باندی ہونا خواہ رقیتِ ناقصہ ہو جیسے مدبّر، مکاتب ہونا۔ بہر حال غلام، باندی ہونا وارث ہونے سے مانع ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ غلام، باندی اپنے مال کے مالک نہیں ہوتے بلکہ اسکا سارا مال آقا کا ہوتا ہے اسلئے ان کو وراثت

دینا گویا ان کے آقا کو وراثت دینا ہے جبکہ بغیر کسی سبب کے غیر وارث کو وراثت دینا بالا جماع باطل ہے۔

مانع دوم قتل کی تفصیل: (۲) قتل سے مراد ایسا قتل ہے جس کی وجہ سے قصاص یا کفارہ واجب ہوتا ہو اس کو سمجھنے کیلئے قتل کے اقسام کا جاننا ضروری ہے۔ **قتل کی پانچ قسمیں ہیں:** (۱) قتل عمد: اس قتل کو کہتے ہیں کہ جان بوجھ کر کسی دھار دار چیز سے مارنا یا ایسی چیز سے مارنا جو قتل کیلئے استعمال کی جاتی ہو جیسے بندوق، تلوار، توپ وغیرہ۔

قتل عمد میں گناہ کے ساتھ قصاص واجب ہوتا ہے۔

(۲) شبہ عمد: اس قتل کو کہتے ہیں جس میں قاتل قصداً کسی معصوم الدم شخص کو ایسی چیز سے قتل کرے جس سے عموماً موت واقع نہ ہوتی ہو جیسے لاٹھی، کوڑہ، وغیرہ۔

شبہ عمد میں قصاص تو واجب نہیں ہوتا البتہ عاقلہ پر دیت اور گناہ و کفارہ واجب ہوتا ہے۔

(۳) قتل خطا: اس کی دو قسمیں ہیں (۱) خطائی الفعل یعنی نشانہ کا چوک جانا، کہ ماررہا تھا کسی شکار کو لگ گیا کسی انسان کو (۲) خطائی القصد یعنی سمجھنے میں غلطی کرنا مثلاً کسی سفید پوش انسان کو خرگوش سمجھ کر قتل کر دینا۔

(۴) شبہ خطاء: جیسے کسی کے پہلو میں کوئی بچہ لیٹا ہوا ہے اس کا دب کر مرجانا، یا کوئی کسی اونچی جگہ سے کسی کے بدن پر گرا اور وہ مر گیا۔

قتلِ خطا و شبہ خطا دونوں میں عاقلہ پر دیت و کفارہ واجب ہوتا ہے۔

(۵) قتل بالسبب: مثلاً کسی غیر کی زمین میں کنواں کھودا یا کوئی پتھر رکھا اور کنواں کھودنے والے یا پتھر رکھنے والے کا کوئی رشتہ دار ٹکرا کر مر گیا اسے قتل بالسبب کہیں گے۔

قتل بالسبب میں صرف عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے، کفارہ و قصاص نہیں۔

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہو گیا کہ قتل کی پانچ قسموں میں سے صرف پہلی چار قسمیں وراثت سے مانع ہوں گی، پانچویں قسم مانع نہیں ہوگی۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

قتل کے مانع ہونے کی وجہ: آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے: **اَلْقَاتِلُ لَا یَرِثُ.** (سنن ترمذی) یعنی مورث کو قتل کرنے والا وارث نہیں ہوگا، نیز فقہ کا قاعدہ ہے **مَنِ اسْتَعْجَلَ بِالشَّیْءِ قَبْلَ أَوَانِهٖ عُوْقِبَ بِحِرْمَانِهٖ.** یعنی اگر کوئی شخص وقت سے پہلے شئی کو لینے میں جلدی کرتا ہے تو اس کو محروم کرنے کی سزا دی جاتی ہے نیز اگر قاتل کو وراثت سے محروم نہ کیا جائے تو لوگ میراث کے خاطر مورثوں کو قتل کرنے لگ جائیں گے اور نظامِ عالم درہم برہم ہو جائے گا۔

﴿۳﴾ **مانع سوم اختلاف دینین:** یعنی وارث اور مورث کا دین میں مختلف ہونا بایں طور کہ وارث مسلمان ہو اور مورث غیر مسلم ہو یا اسکے برعکس ہو، اختلافِ دینین کے وراثت سے مانع ہونے کی وجہ آپ ﷺ کا

فرمان ہے لَایَرِثُ المُسلِمُ الکافرَ ولا الکافِرُ المُسلِمَ. یعنی مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا اور نہ ہی کافر مسلمان کا وارث ہوگا۔

مسئلہ : جس طرح سے مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں اسی طرح سے کفار بھی ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں، اگر چہ وہ مذہب کے اعتبار سے دوسرے ہوں، لہٰذا یہودی نصرانی رشتہ دار کا اور نصرانی یہودی رشتہ دار کا وارث ہوگا۔

مسئلہ: مسلمان تو مرتد کا وارث ہوتا ہے چونکہ ارتداد بمنزلہ موت ہے، نیز یہ وراثت منسوب ہوگی زندگی کی حالتِ اسلام کی طرف اس لیے مرتد کا وارث ہوگا لیکن مرتد کسی مسلمان کا وارث نہیں ہوگا، چونکہ ارتداد کی بناپر مرتد اِرث کی اہلیت سے نکل جاتا ہے۔

﴿۴﴾ اختلاف دارین: اس سے مراد یہ ہے کہ وارث اور مورث مختلف ملکوں کے باشندے ہوں خواہ حقیقتاً ہوں جیسے حربی اور ذمی کہ حربی دار الحرب میں رہتا ہے اور ذمی دارالاسلام میں رہتا ہے، یا اختلاف دار حکماً ہو بایں طور کہ وارث اور مورث دونوں ایک ہی دار میں ہوں لیکن اصل میں وہ دونوں مختلف داروں کے ہوں جیسے مُستامَن اور ذِمّی ، کہ یہ دونوں اگر چہ دارالاسلام میں ہیں لیکن اصل میں دونوں کا دار الگ الگ ہے، یا مثلاً دو مختلف دارالحرب کے دو حربی جو دونوں دارالاسلام میں ہوں۔

اختلاف دارین کا معیار کیا ہے؟: یہ ہے کہ اگر دو ملک ایسے ہوں کہ ان کا بادشاہ بھی الگ ہو اور فوج بھی الگ ہو اور ان دونوں کے درمیان ایک دوسرے کے شہریوں کی جان ومال کی حفاظت کا کوئی معاہدہ بھی نہ ہو تو ایسے دوملکوں کو مختلف ملک مانا جائے گا۔ لیکن اگر بادشاہ اور فوج الگ ہو پھر بھی ایک دوسرے شہریوں کی حفاظت کا کوئی معاہدہ ہو جیسا کہ آجکل سفارتی تعلقات کی شکل میں پایا جاتا ہے تو ایسے دوملکوں کو مختلف ملک نہیں مانا جائیگا۔

فائدہ : حربی اس کافر کو کہتے ہیں جو دارالحرب کا باشندہ ہو۔ ذِمی: اس کافر کو کہتے ہیں جو جزیہ (ٹیکس) دیکر دارالاسلام میں مستقل رہتا ہو۔ مستامن: اس کافر کو کہتے ہیں جو اصلاً تو دارالحرب کا باشندہ ہو اور امن (ویزا) لیکر دارالاسلام میں آیا ہو۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

تنبیہ : اختلافِ دارین صرف غیر مسلموں کے حق میں وراثت سے مانع ہوتا ہے، مسلمانوں کے حق میں نہیں، لہٰذا مسلمان خواہ کہیں کا باشندہ ہو اپنے مسلمان رشتہ دار کا وارث بنے گا۔

فروض مقدرہ اوران کے مستحقین کا بیان

فروض مقدرہ، شریعت نے جن وارثوں کیلئے مختلف صورتوں میں جو حصے مقرر کئے ہیں ان کو فروض مقدرہ کہا جاتا ہے اور یہ چھ ہیں۔

(۱) نصف (۲) ربع (۳) ثمن (۴) ثلث (۵) ثلثان (۶) سُدس۔

فروض مقدرہ میں نسبت

فروضِ مقدرہ ستہ میں تضعیف وتنصیف کی نسبت ہے، تضعیف کے معنیٰ ہیں دوگنا کرنا اور تنصیف کے معنیٰ ہیں آدھا کرنا، مطلب یہ ہے کہ نصف کا آدھا ربع ہے اور ربع کا آدھا ثمن ہے اور ثمن کو جب دوگنا کرینگے تو وہ ربع بن جائیگا اور جب ربع کو دوگنا کرینگے تو وہ نصف بن جائیگا، اسی طرح ثلثان کا آدھا ثلث ہے اور ثلث کا آدھا سدس ہے اور سدس کو جب دوگنا کرینگے تو وہ ثلث بن جائیگا اور ثلث کو دوگنا کرینگے تو ثلثان ہو جائیگا۔

فروض مقدرہ کے مستحقین

(۱) نصف، یہ بیٹی کیلئے ہوتا ہے جبکہ وہ تنہا ہو اور پوتی کے لئے بھی جبکہ وہ تنہا ہو اور میت کی کوئی بیٹی موجود نہ ہو، اس طرح سے عینی بہن کو بھی ملتا ہے جبکہ وہ تنہا ہو اور میت کی کوئی بیٹی یا پوتی موجود نہ ہو، اور علاتی بہن کیلئے بھی ہوتا ہے جبکہ وہ تنہا ہو اور میت کی کوئی عینی بہن یا پوتی اور بیٹی موجود نہ ہو، اور شوہر کیلئے ہوتا ہے جبکہ بیوی کی کوئی اولاد موجود نہ ہو۔

Website: MadarseWale.blogspot.com
Website: NewMadarsa.blogspot.com

(۲) ربع (چوتھائی: یعنی چار میں سے ایک $\frac{1}{4}$) یہ بیوی کیلئے ہوتا ہے جبکہ شوہر کی کوئی اولاد موجود نہ ہو اسی طرح سے شوہر کیلئے ہوتا ہے جبکہ بیوی کی کوئی اولاد موجود ہو۔

(۳) ثمن (آٹھواں: یعنی آٹھ میں سے ایک $\frac{1}{8}$) یہ صرف بیوی کو ملتا ہے جبکہ شوہر کی کوئی اولاد موجود ہو۔

(۴) ثلثان (دوتہائی: یعنی تین میں سے دو $\frac{2}{3}$) یہ بیٹی کیلئے ہوتا ہے جبکہ وہ ایک سے زائد ہوں اور پوتیوں کو بھی ملتا ہے جبکہ میت کی کوئی بیٹی موجود نہ ہو، اور ایک سے زائد عینی بہنوں کیلئے ہوتا ہے جبکہ میت کی بیٹی یا پوتی نہ ہو اور ایک سے زائد علاتی بہنوں کے لئے ہوتا ہے جبکہ میت کی کوئی عینی بہن، بیٹی اور پوتی موجود نہ ہوں۔

(۵) ثلث (تہائی: یعنی تین میں سے ایک $\frac{1}{3}$) یہ ماں کیلئے ہوتا ہے جبکہ میت کی کوئی اولاد یا ایک سے زائد بھائی بہن موجود نہ ہوں اور اخیافی بھائی بہن کیلئے ہوتا ہے جبکہ وہ ایک سے زیادہ ہوں۔

(۶) سدس (چھٹا: یعنی چھ میں سے ایک $\frac{1}{6}$) یہ باپ اور دادا کیلئے ہوتا ہے جبکہ میت کی کوئی اولاد موجود ہو، اور پوتی کیلئے ہوتا ہے جب میت کی ایک بیٹی موجود ہو، اور دادی ونانی کیلئے بھی اسی طرح ماں کیلئے بھی جب میت کی کوئی اولاد یا ایک سے زائد بھائی بہن موجود ہوں، اور اخیافی بھائی بہن کیلئے ہوتا جبکہ وہ تنہا ہوں۔

فائدہ: ماں اور باپ شریک بھائی بہنوں کو عینی بھائی بہن کہتے ہیں اور صرف باپ شریک کو علاتی بھائی بہن کہتے ہیں، اور صرف ماں شریک کو اخیافی بھائی بہن کہتے ہیں، عربی میں پہلے والے کو أخ لأب و أمٍ اور أخت لأب و أمٍ سے تعبیر کرتے ہیں، اور دوسرے کو أخ لأبٍ و أخت لأبٍ سے تعبیر کرتے ہیں، اور تیسرے کو أخت لأمٍ و أخ لأمٍ سے تعبیر کرتے ہیں۔

Website: MadarseWale.blogspot.com
Website: NewMadarsa.blogspot.com

اصحاب الفرائض کے احوال کا بیان

باپ کے احوال: تین حالتیں ہیں۔

(۱) **سدس:** جبکہ میت کی مذکر اولاد مثلاً میت کا بیٹا یا پوتا موجود ہو خواہ مؤنث اولاد موجود ہو یا نہ ہو تو باپ کیلئے سدس ہے، اس حالت کو فرضِ مطلق کہتے ہیں۔ (۲) **سدس مع التعصیب:** جبکہ میت کی مؤنث اولاد مثلاً بیٹی یا پوتی موجود ہو تو باپ کیلئے سدس مع التعصیب ہے، یعنی اولاً باپ اپنا مقررہ حصہ سدس لیگا پھر اگر دیگر اصحاب الفرائض کے اپنا حصہ لینے کے بعد کچھ مال بچے گا تو وہ بھی باپ کو ملیگا، اس حالت کو ذوی الفرض مع التعصیب کہتے ہیں۔ (۳) **تعصیبِ محض:** میت کی مذکر و مؤنث اولاد موجود نہ ہو تو باپ کیلئے تعصیب محض ہے یعنی وہ فقط عصبہ ہے، اس حالت کو تعصیبِ محض کہتے ہیں۔

جد کی تعریف واقسام واحوال

جد کی تعریف: میت کی مذکر اصل جس کا رشتہ میت کے ساتھ بالواسطہ ہو۔ جد کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جد صحیح، جبکہ واسطہ کسی مؤنث کا نہ ہو مثلاً دادا یعنی باپ کا باپ۔ (۲) جد فاسد، جبکہ واسطہ مؤنث کا ہو مثلاً جیسے نانا یعنی ماں کا باپ، جد فاسد ذوی الارحام میں سے ہے اور جد صحیح اصحاب الفرائض میں سے ہے۔

حاشیہ

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

باپ کی پہلی حالت کی مثال:

میت احمد — مسئلہ ۶

اب	ابن
سدس	عصبہ
۱	۵

دوسری حالت کی مثال:

میت محمد — مسئلہ ۶

اب	بنت
سدس مع التعصیب	نصف
۱ + ۲ = ۳	۳

تیسری حالت کی مثال:

میت خالد — مسئلہ ۴

اب	زوجہ
عصبہ محض	ربع
۳	۱

جد صحیح کی چار حالتیں ہیں۔

(۱) میت کا باپ اگر موجود ہو تو دادا محروم ہوگا، اسلئے کہ باپ کا رشتہ میت سے زیادہ قریب ہے اور وراثت کا قاعدہ یہ ہے کہ اقرب کے ہوتے ہوئے ابعد ساقط ہو جاتا ہے۔ (۲) باپ موجود نہ ہو اور میت کی مذکر اولاد موجود ہو خواہ مؤنث اولاد موجود ہو یا نہ ہو تو دادا کیلئے سدس ہے۔ (۳) باپ موجود نہ ہو اور میت کی مذکر اولاد بھی نہ ہو صرف مؤنث اولاد موجود ہو تو دادا کیلئے سدس مع التعصیب ہے۔ (۴) باپ موجود نہ ہو اسی طرح سے میت کی مذکر و مؤنث اولاد بھی نہ ہو تو دادا کیلئے تعصیب محض ہے یعنی وہ صرف عصبہ ہوگا۔

فائدہ: مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ باپ کی غیر موجودگی میں دادا کے بعینہ وہی احوال ہیں جو باپ کے ہیں، البتہ چار صورتوں میں دادا کا حکم باپ سے مختلف ہے جن کو مصنفؒ نے مختلف موقعوں پر بیان کیا ہے لیکن سہولت کیلئے ان کو اسی جگہ ذکر کیا جاتا ہے۔ **پہلی صورت**: باپ کیوجہ سے دادی محروم ہوتی ہے اور اگر باپ کے بجائے دادا ہو تو دادی محروم نہیں ہوتی اس کو مصنفؒ نے صفحہ ۲۰ پر بیان کیا ہے۔ **دوسری صورت**: عینی وعلاتی بھائی بہن باپ کی وجہ سے بالاتفاق محروم ہوتے ہیں، اور اگر باپ کے بجائے دادا ہو تو امام صاحبؒ کے نزدیک تو محروم ہوتے ہیں صاحبینؒ کے نزدیک محروم نہیں ہوتے، اس کو مصنفؒ نے صفحہ ۱۷ پر بیان کیا ہے۔

حاشیہ

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

جد کی پہلی حالت کی مثال:

(۱) میت — مسئلہ ۱

أب الأب	أب
محروم	عصبہ
	۱

اخلد

(۲) میت — مسئلہ ۱

أب أب الأب (پردادا)	أب الأب (دادا)
محروم	عصبہ محض
	۱

ارقم

دوسری حالت کی مثال:

(۱) میت — مسئلہ ۶

أب الأب	ابن
سدس	عصبہ
۱	۵

انصار

(۲) میت — مسئلہ ۶

أب الأب	ابن الابن
سدس	عصبہ
۱	۵

تیسری صورت: میت کے ورثہ میں اگر فقط ماں باپ اور احد الزوجین ہوں تو احد الزوجین کو اس کا حصہ دینے کے بعد جو مال بچے گا اس کا تہائی ماں کو دیا جائیگا، اور اگر باپ کے بجائے دادا ہو تو طرفین رحمہما اللہ کے نزدیک ماں کیلئے کل مال کا تہائی ہے، اگر چہ امام ابو یوسفؒ کے یہاں اب بھی ماں کو ثلثِ باقی ملے گا۔ اس کو مصنفؒ نے صفحہ ۱۸/ پر بیان فرمایا ہے۔

چوتھی صورت: اگر کسی آزاد شدہ غلام کا انتقال ہوا اور اس نے اپنے مُعتِق (آزاد کنندہ) کے لڑکے اور اس کے باپ کو چھوڑا تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس غلام کی ولاء یعنی ترکہ کا سدس مُعتِق کے باپ کو اور باقی اس کے لڑکے کو ملے گا، لیکن اگر مذکورہ صورت میں مُعتِق کے باپ کی جگہ اس کا دادا ہو تو دادا کو کچھ نہیں ملے گا، اور پوری ولاء مُعتِق کے لڑکے کو ملے گی۔ اور طرفین رحمہما اللہ کے نزدیک دونوں صورتوں میں پوری ولاء مُعتِق کے لڑکے کو ملے گی، اور اس کے باپ دادا کو کچھ نہیں ملے گا۔ اس کو مصنفؒ نے صفحہ ۲۵/ پر بیان فرمایا ہے۔

اخیافی یعنی ماں شریک بھائی بہن کے احوال: تین حالتیں ہیں۔ (۱) **سدس**: جبکہ اخیافی بھائی یا بہن ایک ہو، اور میت کی مذکر یا مؤنث اولاد مثلاً بیٹا یا پوتا بیٹی یا پوتی، اسی طرح سے باپ دادا میں سے کوئی موجود نہ ہوں تو سدس ملے گا۔

(۲) **ثلث**: جبکہ اخیافی بھائی یا بہن ایک سے زیادہ ہوں اور مذکورہ افراد میں سے کوئی نہ ہو تو ثلث ملے گا۔

حاشیہ

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

جد کی تیسری حالت کی مثال:

میـــــــت، مسئلہ ۶ ـــ ناصر

أب الأب	بنت
سدس مع التعصیب	نصف
۱+۲=۳	۳

چوتھی حالت کی مثال:

میـــــــت، مسئلہ ۳ ـــ عاشق

أب الأب	أم
عصبہ محض	ثلث
۲	۱

اخیافی بھائی یا بہن کی پہلی حالت کی مثال:

میـــــــت، مسئلہ ۶ ـــ حمد اللہ

أخ الأم	عم
سدس	عصبہ
۱	۵

دوسری حالت کی مثال:

میـــــــت، مسئلہ ۳ ـــ نصر اللہ

۲/ أخ الأم	عم
ثلث	عصبہ
۱	۲

(۳) **حرمان**: جبکہ میت کی مذکر یا مؤنث اولاد میں سے کوئی موجود ہو یا باپ دادا میں سے کوئی موجود ہو تو اخیافی بھائی بہن محروم ہوں گے۔ **تنبیہ**: یہاں پر یہ بات خاص طور پر یاد رکھنی چاہئے کہ اخیافی بھائی بہنوں کو جو ترکہ ملتا ہے وہ ان کے درمیان برابر تقسیم ہوگا یعنی جتنا ایک اخیافی بھائی کو دیا جائے گا، اتنا ہی ایک اخیافی بہن کو دیا جائے گا بھائی کو بہن سے دوگنا نہیں دیا جائے گا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

شوہر کے احوال: دو حالتیں ہیں۔ (۱) **نصف**: جبکہ بیوی کی مذکر یا مؤنث اولاد میں سے کوئی موجود نہ ہو تو شوہر کیلئے نصف ہے۔ (۲) **ربع**: جبکہ بیوی کی مذکر یا مؤنث اولاد موجود ہو خواہ وہ ایک ہو یا زیادہ ہو تو شوہر کیلئے ربع ہے۔

بیوی کے احوال: دو حالتیں ہیں۔ (۱) **ربع**: جبکہ شوہر کی کوئی مذکر یا مؤنث اولاد موجود نہ ہو تو بیوی کیلئے ربع ہے خواہ وہ ایک ہو یا زیادہ ہوں۔ (۲) **ثمن**: جبکہ شوہر کی مذکر یا مؤنث اولاد موجود ہو خواہ ایک ہو یا زیادہ ہوں تو بیوی کیلئے ثمن ہے۔

حاشیہ

اخیافی بھائی بہن کی تیسری حالت کی مثال:

① مسئلہ ۱ — میت: نصیر
اخت لأم	ابن
محروم	عصبہ
	۱

② مسئلہ ۲ — میت: مسرور
أخ لأم	بنت الابن	عم
محروم	نصف	عصبہ
	۱	۱

③ مسئلہ ۱ — میت: خالد
أخت لأم	أخ لأم	أب
محروم	محروم	عصبہ
		۱

1700
×42
3400
6800×
72...

شوہر کی پہلی حالت کی مثال:

مسئلہ ۲ — میت: ہندہ
زوج	أخ
نصف	عصبہ
۱	۱

دوسری حالت کی مثال:

مسئلہ ۴ — میت: کاملہ
زوج	ابن
ربع	عصبہ
۱	۳

بیوی کی پہلی حالت کی مثال:

مسئلہ ۴ — میت: خالد
زوجہ	عم
ربع	عصبہ
۱	۳

دوسری حالت کی مثال:

مسئلہ ۸ — میت: خالد
زوجہ	ابن
ثمن	عصبہ
۱	۷

بیٹیوں کے احوال: تین حالتیں ہیں۔

(۱) **نصف**: جبکہ بیٹی ایک ہو اور میت کا کوئی بیٹا یعنی بھائی موجود نہ ہو تو اس کیلئے نصف ہے۔

(۲) **ثلثان**: جبکہ بیٹی ایک سے زیادہ ہوں اور بیٹا یعنی بھائی نہ ہو تو ان کیلئے ثلثان ہے۔

(۳) **عصبہ بالغیر**: اگر میت کا بیٹا موجود ہو تو بیٹی اپنے بھائی کی وجہ سے عصبہ بالغیر ہوگی اور دیگر اصحاب الفرائض کے اپنا حصہ لینے کے بعد جو مال بچے گا وہ ان دونوں کے درمیان ''لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ'' کے مطابق تقسیم ہوگا۔

پوتی کے احوال: پوتی کی چھ حالتیں ہیں۔

(۱) **نصف**: اگر پوتی ایک ہو اور میت کا کوئی بیٹا یا پوتا موجود نہ ہو، اسی طرح سے میت کی کوئی بیٹی بھی نہ ہو تو پوتی کیلئے نصف ہے۔ (۲) **ثلثان**: اگر پوتی ایک سے زیادہ ہوں اور مذکورہ افراد میں سے کوئی نہ ہو تو ان کیلئے ثلثان ہے۔

(۳) **سدس**: اگر میت کا بیٹا یا پوتا موجود نہ ہو البتہ ایک بیٹی موجود ہو تو ''تَكْمِلَةً لِلثُّلُثَيْنِ'' کی بنا پر پوتی کیلئے سدس ہے۔

(۴) **حرمان**: اور اگر میت کی ایک سے زیادہ بیٹیاں موجود ہوں تو پوتی محروم ہوگی۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

حاشیہ

بیٹیوں کی پہلی حالت کی مثال: ــــ میت ــ مسئلہ ۲ ــ اقبال

بنت	اخ
نصف	عصبہ
۱	۱

دوسری حالت کی مثال: ــــ میت ــ مسئلہ ۳ ــ انصار

بنتان	عم
ثلثان	عصبہ
۲	۱

تیسری حالت کی مثال: ــــ میت ــ مسئلہ ۶ ــ کامل

بنتان	ابنان
عصبہ بالغیر	عصبہ بنفسہ
۲	۴

پوتیوں کی پہلی حالت کی مثال: ــــ میت ــ مسئلہ ۲ ــ ناصر

بنت الابن	عم
نصف	عصبہ
۱	۱

دوسری حالت کی مثال: ــــ میت ــ مسئلہ ۳ ــ احمد

۲/ بنت الابن	اخ
ثلثان	عصبہ
۲	۱

(۵) **محروم**: اگر میت کا بیٹا موجود ہو تو پوتی محروم ہوگی۔

(۶) **عصبہ بالغیر** اگر میت کا بیٹا موجود نہ ہو البتہ پوتا موجود ہو تو پوتی اپنے بھائی کی وجہ سے عصبہ بالغیر ہوگی، اور بچا ہوا مال ان دونوں کے درمیان "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ" کے مطابق تقسیم ہوگا۔

وَلَوْ تَرَكَ ثَلٰثَ بَنَاتِ اِبْنٍ بَعْضُهُنَّ أَسْفَلُ مِنْ بَعْضٍ۔ الخ یہاں سے صاحبِ سراجی علیہ الرحمۃ نے مسئلہ تشبیب کو بیان کیا ہے، اور یہ محض عقلی ہے، اس کا خارج میں کوئی وجود نہیں ہے۔

تشبیب کے لغوی معنی: بابِ تفعیل کا مصدر ہے، لغت میں یہ لفظ تین معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے، (۱) اشعار میں عورتوں کے محاسن واوصاف کو ذکر کرنا، (۲) تیز کرنا، (۳) جوان کرنا، چوں کہ یہ مسئلہ بھی اپنی دقت وباریکی کیوجہ سے ذہن کو تیز کرتا ہے اسلئے اس کو تشبیب کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف: ذِكْرُ الْبَنَاتِ عَلٰى اِخْتِلَافِ الدَّرَجَاتِ "یعنی لڑکیوں اور پوتیوں کے درجہ وار ذکر کرنے کو تشبیب کہتے ہیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

حاشیہ

تیسری حالت کی مثال: —— میت —— مسئلہ ۶ —— شاہد

بنت الابن	بنت	اخ
سدس	نصف	عصبہ
۱	۳	۲

چوتھی حالت کی مثال: —— میت —— مسئلہ ۳ —— کلیم اللہ

بنت الابن	بنتان	عم
محروم	ثلثان	عصبہ
	۲	۱

پانچویں حالت کی مثال: —— میت —— مسئلہ ۱ —— راشد

بنت الابن	ابن
محروم	عصبہ
	۱

چھٹی حالت کی مثال: —— میت —— مسئلہ ۳ × ۳ = ۹ —— حافظ

بنت الابن	ابن الابن	بنتان
عصبہ بالغیر	عصبہ بنفسہ	ثلثان
۱	۲	۲/۶

۱/۳

مسئلہ تشبیب کی صورت: یہ ہے کہ میت کا کوئی بیٹا پوتا موجود نہ ہو اور پوتیاں ایک سے زیادہ مختلف درجہ کی موجود ہوں مثلاً زید کے تین لڑکے تھے، حامد، راشد، خالد، اور تینوں کا زید کی زندگی ہی میں انتقال ہوگیا اور حامد نے ایک بیٹی ایک پوتی اور ایک پڑپوتی چھوڑی، اور راشد نے ایک پوتی ایک پڑپوتی اور ایک سکڑپوتی چھوڑی، اور خالد نے ایک پڑپوتی ایک سکڑپوتی اور ایک لکڑپوتی چھوڑی۔

جس کا نقشہ مندرجہ ذیل ہے۔

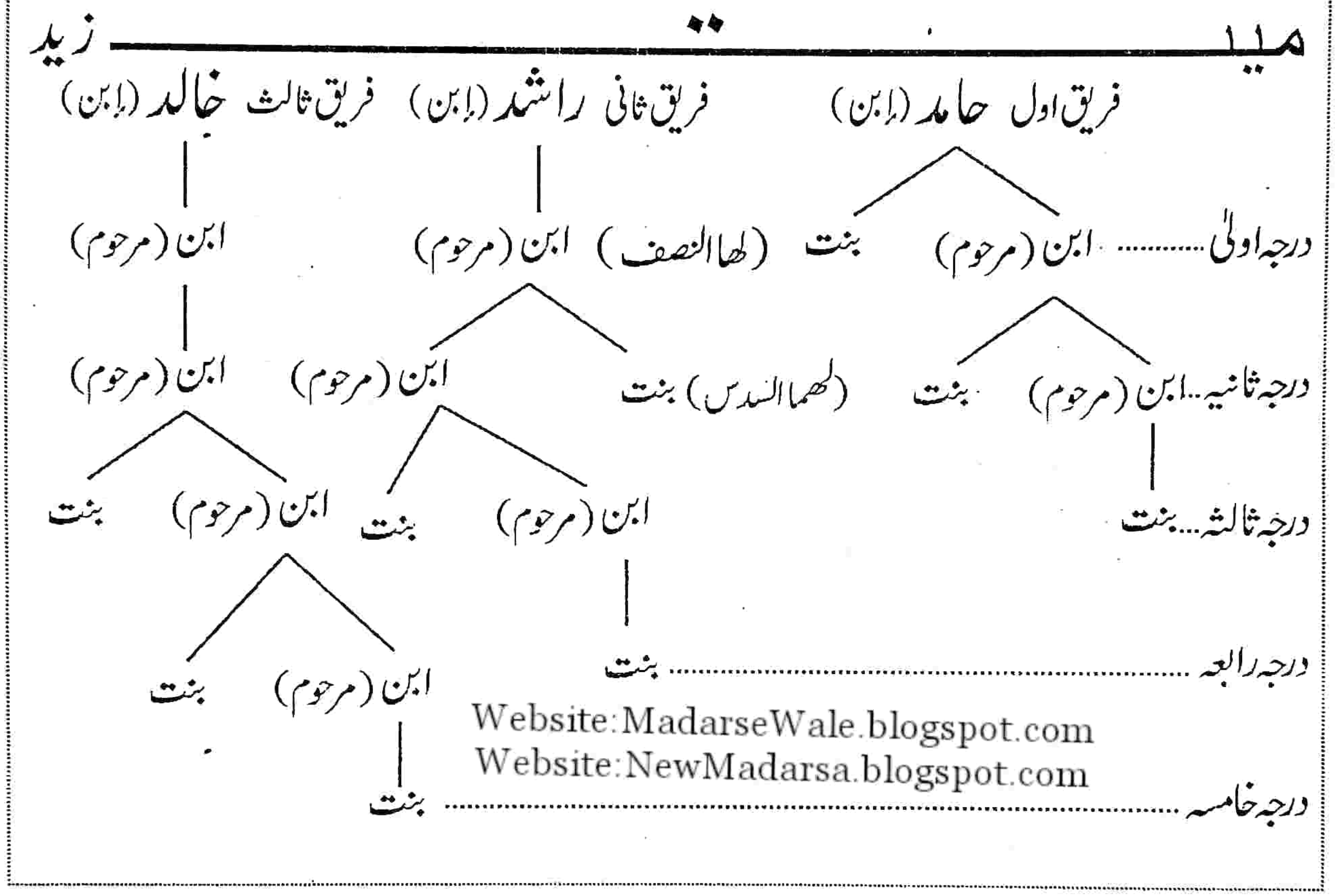

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

پھر زید کا انتقال ہوگیا تو پہلے درجے کی پوتی کیلئے اس کے تنہا ہونیکی وجہ سے نصف ہے اور دوسرے درجے کی پوتیوں کے واسطے جنس بنات کا کل حصہ ثلثان مکمل کرنے کے لئے سدس ہے اور باقی پوتیوں کو کچھ نہیں ملے گا، البتہ اگر ان میں سے کسی کے ساتھ کوئی مذکر یعنی بھائی بھی ہو تو وہ مذکر اپنے برابر والی اور اپنے سے اوپر والی ان پوتیوں کو عصبہ بنادے گا جو ذوسہم نہ ہوں، اور نچلے درجے کی پوتیاں محروم ہوجائیں گی، مثلاً تیسرے درجے میں پوتا ہو تو وہ اپنے برابر والی تینوں پوتیوں کو عصبہ بنادے گا، اور اگر چوتھے درجے میں پوتا ہو تو تیسرے وچوتھے درجے کی پوتیوں کو عصبہ بنائے گا، اور اگر پانچویں درجے میں پوتا ہو تو وہ سب کو یعنی پانچویں وچوتھے وتیسرے درجے کی سب پوتیوں کو عصبہ بالغیر بنادے گا۔

عینی بہنوں کے احوال: پانچ حالتیں ہیں۔

(۱) **نصف:** اگر میت کا بیٹا یا پوتا اور باپ اسی طرح سے امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک میت کا دادا موجود نہ ہو اور میت کی کوئی بیٹی یا پوتی بھی نہ ہو اور عینی بہن تنہا ہو تو اس کیلئے نصف ہے۔

(۲) **ثلثان:** اگر مذکورہ افراد میں سے کوئی نہ ہو اور عینی بہنیں ایک سے زیادہ ہوں تو ان کیلئے ثلثان ہے۔

(۳) **عصبہ بالغیر:** اگر مذکورہ افراد میں سے کوئی نہ ہو البتہ عینی بھائی موجود ہو تو عینی بہنیں اپنے بھائی کی وجہ سے عصبہ بالغیر ہوں گی اور بچا ہوا مال "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ" کے مطابق تقسیم ہوگا۔

(۴) **عصبہ مع الغیر:** اگر عینی بھائی بھی نہ ہوں البتہ میت کی بیٹی یا پوتی موجود ہو تو عینی بہنیں عصبہ مع الغیر ہونگی، اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان کی وجہ سے "إِجْعَلُوا الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً"۔

(۵) **حرمان:** اگر میت کا بیٹا یا پوتا یا باپ موجود ہو اسی طرح سے امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک میت کا دادا موجود ہو تو عینی بہنیں محروم ہونگی۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

حاشیہ

عینی بہنوں کی پہلی حالت کی مثال: میت ــــ مسئلہ ٦ ــــ احمد اللہ
أخت لأب وأم — نصف — ٣ | أم — ثلث — ٢ | عم — عصبہ — ١

دوسری حالت کی مثال: ــــ میت ــــ مسئلہ ٣ ــــ نصر اللہ
٢/ أخت لأب وأم — ثلثان — ٢ | عم — عصبہ — ١

تیسری حالت کی مثال: ــــ میت ــــ مسئلہ ٦ ــــ لئیق
٤/ أخت لأب وأم — عصبہ بالغیر — ٤ | أخ لأب وأم — عصبہ بنفسہ — ٢

چوتھی حالت کی مثال: ــــ میت ــــ مسئلہ ٢ ــــ نصیر
أخت لأب وأم — عصبہ مع الغیر — ١ | بنت — نصف — ١

پانچویں حالت کی مثال: ــــ ① میت ــــ مسئلہ ١ ــــ بشیر
أخت لأب وأم — محروم | ابن — عصبہ — ١

② میت ــــ مسئلہ ١ ــــ کلیم
أخت لأب وأم — محروم | أب — عصبہ — ١

علاتی بہنوں کے احوال: سات حالتیں ہیں۔ (۱) **نصف:** اگر میت کا بیٹا یا پوتا یا باپ موجود نہ ہوں، اسی طرح سے امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک میت کا دادا موجود نہ ہو، نیز میت کی کوئی بیٹی اور پوتی بھی نہ ہوں اور عینی بہنیں بھی موجود نہ ہوں تو علاتی بہن کو نصف ملے گا۔ اگر وہ ایک ہو۔

(۲) **ثلثان:** اگر مذکورہ بالا افراد میں سے کوئی نہ ہو اور علاتی بہنیں ایک سے زیادہ ہوں تو ان کیلئے ثلثان ہے۔

(۳) **سدس:** اگر مذکورہ افراد میں سے کوئی نہ ہو البتہ ایک عینی بہن موجود ہو تو علاتی بہن کیلئے تکملۃً للثلثین کی بنا پر سدس ہوگا۔

(۴) **حرمان:** اگر عینی بہنیں ایک سے زیادہ موجود ہوں تو علاتی بہنیں محروم ہوں گی۔

(۵) **عصبہ بالغیر:** اگر علاتی بہن کے ساتھ علاتی بھائی موجود ہو اور مذکورہ افراد میں سے کوئی نہ ہو تو علاتی بہنیں اپنے بھائی کی وجہ سے عصبہ بالغیر ہونگی، اور بچا ہوا مال ان کے درمیان "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ" کے مطابق تقسیم ہوگا۔

(۶) **عصبہ مع الغیر:** اگر علاتی بھائی موجود نہ ہوں البتہ میت کی کوئی بیٹی یا پوتی موجود ہو تو علاتی بہنیں ان کی وجہ سے عصبہ مع الغیر ہوں گی۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(۷) **محروم:** اگر میت کا بیٹا یا پوتا یا باپ موجود ہو، اسی طرح سے امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک میت کا دادا موجود ہو تو علاتی بہنیں محروم ہونگی۔ **تنبیہ:** فتویٰ امام صاحبؒ کے قول پر ہے۔

حاشیہ

علاتی بہنوں کی پہلی حالت کی مثال: میت نصیر — مسئلہ ۲

أخت لأب	عم
نصف	عصبہ
۱	۱

دوسری حالت کی مثال: میت خلیل — مسئلہ ۳

۳/ أخت لأب	عم
ثلثان	عصبہ
۲	۱

تیسری حالت کی مثال: میت حمیدہ — مسئلہ ۶

أخت لأب	أخت لأب وأم	أم	عم
سدس	نصف	سدس	عصبہ
۱	۳	۱	۱

چوتھی حالت کی مثال: میت راشد — مسئلہ ۳

أخت لأب	۲/ أخت لأب وأم	عم
محروم	ثلثان	عصبہ

وَبَنُو الْأَعْيَانِ وَالْعَلَّاتِ كُلُّهُمْ يَسْقُطُوْنَ بِالْاِبْنِ وَابْنِ الْاِبْنِ الخ۔

یہاں سے صاحب سراجی علیہ الرحمۃ نے علاتی بہنوں کی ساتویں اور عینی بہنوں کی پانچویں حالت کو بیان کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ "بَنُو الْاَعْيَان" یعنی حقیقی بھائی بہن (ماں اور باپ شریک) اور "بَنُو الْعَلَّاتِ" یعنی باپ شریک اولاد، یہ تمام میت کے بیٹے اور میت کے پوتے اور میت کے باپ کی وجہ سے بالاتفاق ساقط ہو جاتے ہیں۔ اور دادا کی وجہ سے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ساقط ہوتے ہیں اور فتویٰ بھی امام صاحب کے قول پر ہے۔

بہرحال بھائیوں کا ساقط ہونا میت کے بیٹے و پوتے کی وجہ سے، اس کی وجہ اللہ کا فرمان ہے "وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ اي ابن" اور بہنوں کا ساقط ہونا بیٹے و پوتے کی وجہ سے، اس کی وجہ بھی اللہ کا فرمان ہے "لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ"

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

اور باپ کی وجہ ساقط ہونا، اس کی وجہ یہ ہے کہ بھائی بہنوں کے وارث ہونے کے لئے میت کا کلالہ ہونا شرط ہے یعنی نہ میت کی اولاد ہو اور نہ اس کا باپ اسلئے یہ باپ کی وجہ سے ساقط ہو جائیں گے۔

حاشیہ

علاتی بہنوں کی پانچویں حالت کی مثال: میت — مسئلہ ٦ — بشیری

أخت لأب	٢/ أخ لأب	أم
عصبہ بالغیر	عصبہ بنفسہ	سدس
١	٤	١

چھٹی حالت کی مثال: میت — مسئلہ ٦ — احمد

أخت لأب	بنت الابن	أم
عصبہ مع الغیر	نصف	سدس
٢	٣	١

ساتویں حالت کی مثال: (١) میت — مسئلہ ١ — اخلد

أخت لأب	ابن
محروم	عصبہ
	١

(٢) میت — مسئلہ ١ — افضال

أخت لأب	ابن الابن
محروم	عصبہ
	١

(٣) میت — مسئلہ ١ — ناصر

أخت لأب	أب
محروم	عصبہ
	١

(٤) میت — مسئلہ ١ — خالد

أخت لأب	أب الأب
محروم	عصبہ
	١

فائدہ: أعیان عین کی جمع ہے، بمعنی خالص، مراد اس سے ماں اور باپ شریک بھائی بہن ہیں۔ عَلّات عَلَّۃ کی جمع ہے، بمعنی سَوکَن، مراد اس سے باپ شریک بھائی بہن ہیں۔

"وَیَسقُطُ بَنُو العَلّاتِ أیضاً بالأخِ لِأبٍ و أمٍّ الخ۔ یہاں سے صاحب سراجی علیہ الرحمۃ نے یہ بات بیان کی ہے کہ علاتی بھائی بہن حقیقی بھائی اور اسی طرح سے حقیقی بہن کی وجہ سے بھی ساقط ہو جاتے ہیں، جیسا کہ میت کے بیٹے و پوتے کی وجہ سے ساقط ہوتے ہیں، لیکن حقیقی بہن کی وجہ سے اس وقت ساقط ہوں گے جب کہ حقیقی بہن عصبہ مع الغیر ہو بیٹی یا پوتی کی وجہ سے، اسلئے کہ اگر عصبہ بالغیر ہو تو علاتی بھائی بہنوں کا ساقط ہونا اب بھائی کی وجہ سے ہوگا نہ کہ بہنوں کی وجہ سے۔

وجہ: میراث کے باب میں حقیقی بھائی بہن صلبی اولاد کے مانند ہوتے ہیں اور علاتی بھائی بہن پوتے پوتی کے مانند ہوتے ہیں، تو جس طرح سے لڑکے کی وجہ سے پوتا ساقط ہوتا ہے اسی طرح حقیقی کی وجہ سے علاتی ساقط ہوتے ہیں۔
اور حقیقی بہن جب لڑکی پوتی کی وجہ سے عصبہ مع الغیر ہوتی ہے وہ قوت میں حقیقی بھائی کے ہو جاتی ہے، اسلئے اس صورت میں حقیقی بہن کی وجہ سے علاتی بہن ساقط ہو جاتی ہے۔

ماں کے احوال: تین حالتیں ہیں۔ (۱) **سدس**: اگر میت کی مذکر یا مؤنث اولاد موجود ہو، یا ایک سے زیادہ کسی بھی قسم کے بھائی بہن موجود ہوں تو ماں کیلئے سدس ہے۔

(۲) **ثلثِ کل**: اگر مذکر یا مؤنث اولاد یا ایک سے زائد بھائی بہن موجود نہ ہوں تو ماں کیلئے ثلثِ کل ہے، یعنی کل مال کا تہائی ماں کو ملے گا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(۳) **ثلثِ مابقیہ**: اگر میت نے صرف احد الزوجین اور ماں باپ کو چھوڑا تو ماں کیلئے ثلثِ مابقیہ ہے، یعنی احد الزوجین کو اس کا حصہ دینے کے بعد بقیہ مال کا تہائی ماں کو دے دیا جائے گا، اسی کو ثلثِ مابقیہ بعد فرضِ احد الزوجین کہتے ہیں۔ اور یہ صرف دو مسئلوں میں ہوگا۔ (۱) جب کہ بیوی کا انتقال ہو اور وہ شوہر اور ماں باپ کو چھوڑے

مسئلہ اس طرح بنے گا۔

میـ مسئلہ ۶ خالدہ

زوج	أم	أب
نصف	ثلث مابقیہ	عصبہ
۳	۱	۲

(۲) جبکہ شوہر کا انتقال ہو اور وہ بیوی اور ماں باپ کو چھوڑے۔

مسئلہ اس طرح بنے گا۔

میـ مسئلہ ۱۲ خالد

زوجہ	أم	أب
ربع	ثلث مابقیہ	عصبہ
۳	۳	۶

تنبیہ: صورتِ مذکورہ میں اگر باپ کے بجائے دادا ہو تو ماں کیلئے طرفین رحمہما اللہ کے نزدیک ثلث کل ہے اور حضرت امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ثلث مابقیہ ہے۔

وللجدَّةِ السُّدُسُ لِاُمٍّ كَانَتْ أوْلِاَبٍ الخ۔

جدہ کی تعریف: میت کی وہ مؤنث اصل جس کا رشتہ میت کے ساتھ بالواسطہ ہو جدہ کہلاتی ہے۔

جدہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) **جدۂ فاسدہ**: اگر واسطہ جدّ فاسد کا ہو تو اس کو جدۂ فاسدہ کہتے ہیں جیسے ماں کی دادی یعنی نانا کی ماں، کیونکہ اس کا رشتہ نانا کے واسطے سے ہے اور نانا جدّ فاسد ہے۔

(۲) **جدۂ صحیحہ**: اگر وہ واسطہ جدّ فاسد کا نہ ہو تو اس کو جدۂ صحیحہ کہتے ہیں، جیسے باپ کی ماں۔

جدۂ صحیحہ کون کون ہیں؟: (۱) باپ کی ماں (۲) باپ کی نانی (۳) باپ کی دادی (۴) دادا کی ماں (۵) دادا کی نانی (۶) دادا کی دادی (۷) ماں کی ماں (۸) ماں کی نانی۔

جدۂ صحیحہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) **مادری جدہ**: جس جدہ کا رشتہ میت کے ساتھ ماں کے واسطے سے ہو اسکو جدہ مِن جِهَةِ الأم یعنی مادری جدہ کہتے ہیں جیسے نانی۔

Website: MadarseWale.blogspot.com
Website: NewMadarsa.blogspot.com

(۲) **پدری جدہ**: جس جدہ کا رشتہ باپ کے واسطے سے ہو اس کو جدہ من جِهَةِ الأب یعنی پدری جدہ کہتے ہیں جیسے دادی۔

حاشیہ

ماں کی پہلی حالت کی مثال: ① میـــ سمیر — مسئلہ ۶

أم	ابن
سدس	عصبہ
۱	۵

② میـــ شاکر — مسئلہ ۶

أم	۲/أخ	۱/أخت
سدس	عصبہ	عصبہ
۱	۴	۱

دوسری حالت کی مثال: میـــ نجم — مسئلہ ۳

أم	أب
ثلث کل	عصبہ
۱	۲

تنبیہ: تیسری و چوتھی حالت کی مثال آچکی ہے۔

جدہ کے وارث ہونے کی شرط: (۱) وہ صحیحہ ہو (۲) متعدد ہونے کی صورت میں برابر درجے کی ہوں یعنی ایک کا رشتہ میت کے ساتھ جتنے واسطے سے ہو دوسری کا بھی اتنے ہی واسطے سے ہو جیسے پڑدادی اور پرنانی۔

جدۂ صحیحہ کے احوال: جدۂ صحیحہ کی دو حالتیں ہیں۔

﴿۱﴾ **سدس:**۔ اگر کوئی حاجب یعنی محروم کرنیوالا نہ ہو تو جدۂ صحیحہ کو سدس ملے گا خواہ وہ پدری یعنی دادی ہو یا مادری یعنی نانی ہو، خواہ وہ ایک ہو یا ایک سے زیادہ، البتہ یہ ضروری ہے کہ وہ فاسدہ نہ ہوں بلکہ صحیحہ ہو اور مرتبے میں برابر ہوں یعنی ایک جدہ جتنے واسطے سے نانی ہو تو دوسری بھی اتنے ہی واسطے سے دادی ہو۔

﴿۲﴾ **جدہ مندرجہ ذیل چار صورتوں میں محروم ہو جاتی ہے۔**

(۱) اگر میت کی ماں موجود ہو تو ماں کی بنا پر پدری اور مادری دونوں قسم کی جدات محروم ہو جائیں گی۔

(۲) اگر میت کی ماں نہ ہو بلکہ باپ ہو تو صرف پدری جدات محروم ہونگی۔

(۳) اگر میت کا باپ بھی نہ ہو بلکہ دادا ہو تو دادا کی وجہ سے وہ دادیاں ساقط ہو جاتی ہیں جو دادا کے واسطے سے ہیں، مثلاً دادا کی ماں دادا کی وجہ سے ساقط ہو جائے گی، مگر دادی یعنی دادا کی بیوی دادا کی وجہ سے ساقط نہیں ہوگی کیونکہ دادی کا میت سے رشتہ جوڑنے میں دادا کا واسطہ نہیں آتا ہے، اسی طرح سے پردادا کی وجہ سے پردادی یعنی پردادا کی بیوی ساقط نہیں ہوگی۔ البتہ پردادا کی ماں ساقط ہو جائے گی۔

Website: MadarseWale.blogspot.com
Website: NewMadarsa.blogspot.com

(۴) اگر متعدد جدات مختلف درجے کی ہوں تو قُربیٰ یعنی قریب والی بُعدیٰ یعنی دور والی کو محروم کر دے گی، خواہ قربیٰ خود وارث ہو یا نہ ہو۔ جیسے پردادی دادی کی وجہ سے ساقط ہو جائے گی۔

حاشیہ

پہلی حالت کی مثال: میت مسئلہ ٦ ۔۔۔ بشیر

أم الأب	أخت	عم
سدس	نصف	عصبہ
۱	۳	۲

دوسری حالت کی پہلی صورت کی مثال: میت مسئلہ ٦ ۔۔۔ شاکر

أم	أم الأب	أم الأم	ابن
سدس	محروم	محروم	عصبہ
۱			۵

دوسری حالت کی دوسری صورت کی مثال: میت مسئلہ ٦ ۔۔۔ ذاکر

أب	أم الأب	أم الأم
عصبہ	محروم	سدس
۵		

دوسری حالت کی تیسری صورت کی مثال: میت مسئلہ ٦ ۔۔۔ کریم

أم أب الأب	أم الأب	أب الأب
محروم	سدس	عصبہ
	۱	۵

دوسری حالت کی چوتھی صورت کی مثال: میت مسئلہ ٦ ۔۔۔ ناصر

أم الأب	أم أم الأم	ابن
سدس	محروم	عصبہ
۱		۵

وَاِذَا کَانَتِ الْجَدَّۃُ ذَاتَ قَرَابَۃٍ وَاحِدَۃٍ : یہاں سے صاحبِ سراجی علیہ الرحمۃ نے جدۂ صحیحہ کے سلسلہ میں ایک بات بیان کی ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر میت کے ورثہ میں ایک قرابت رکھنے والی اور دو قرابت رکھنے والی دونوں طرح کی دادیاں جمع ہو جائیں، مثلاً ایک جدہ ایک قرابت رکھنے والی ہے بایں طور کہ وہ میت کے باپ کی نانی ہو اور دوسری دادی دو قرابت رکھنے والی ہو مثلاً وہ میت کی ماں کی نانی ہو اور میت کے باپ کی دادی بھی ہو، تو ایسی صورت میں حضرت امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اَبدان کا اعتبار کرکے سدس ان دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کیا جائے گا، اور امام محمدؒ کے یہاں سدس کو اثلاثاً تقسیم کیا جائے گا جہات کے اعتبار سے، یعنی ایک قرابت رکھنے والی دادی کو ایک حصہ اور دو قرابت والی کو دو حصے دیے جائیں گے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مثلاً امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مسئلہ کی صورت اس طرح ہوگی؛

مسئلہ ٦ × ٢ = ١٢

میـــــــــــت ــــــــــــــ خالد

جدہ ذَاتَ قرابَۃٍ وَاحدَۃٍ   جدہ ذَاتَ قَرَابَتَیْنِ   عم عصبہ

سدس

١    $\frac{١}{٢}$ ١ $\frac{٥}{١٠}$

حضرت امام محمدؒ کے مسلک کے مطابق صورت مسئلہ اس طرح ہوگی؛

مسئلہ ٦ × ٣ = ١٨

میـــــــــــت ــــــــــــــ راشد

جدہ ذَاتَ قرابَۃٍ وَاحدَۃٍ   جدہ ذَاتَ قَرَابَتَیْنِ   عم عصبہ

سدس

١    $\frac{١}{٣}$ ٢ $\frac{٥}{١٥}$

حاشیہ ایک قرابت رکھنے والی اور دو قرابت رکھنے والی دادیوں کا نقشہ مندرجہ ذیل ہے۔

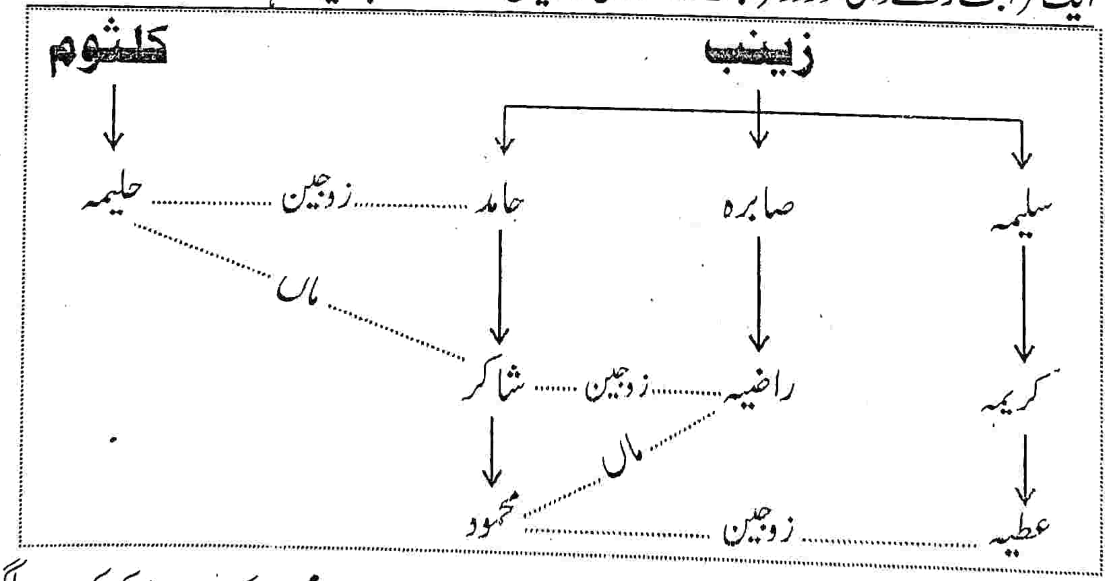

فائدہ : اس نقشہ میں زینب دو قرابت والی دادی ہے۔ (١) زینب میت محمود کے باپ شاکر کی دادی لگتی ہے۔

(٢) زینب میت محمود کی ماں راضیہ کی نانی لگتی ہے۔

کلثوم ایک قرابت والی دادی ہے کہ وہ صرف میت محمود کے باپ شاکر کی نانی لگتی ہے۔

☆ عصبات کا بیان ☆

عصبہ کے لغوی معنی: عصبہ لغت میں آدمی کے لڑکوں اور باپ کی طرف کے رشتہ دار کو کہا جاتا ہے اور عصبہ اس جماعت کو بھی کہتے ہیں جو کسی کی حامی و مددگار ہو۔ اور عصبہ کا مصدر عصوبتہ آتا ہے بمعنی گھیرنا، احاطہ کرنا۔

اصطلاحی تعریف: میت کے وہ رشتہ دار ہیں جن کا حصہ شریعت میں متعین نہیں ہے بلکہ اصحاب الفرائض کے اپنا حصہ لینے کے بعد جو مال بچتا ہے وہ ان کو ملتا ہے اور اصحاب الفرائض کے نہ ہونے کی صورت میں وہ کل مال کے مستحق ہوتے ہیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

☆ عصبہ کے اقسام ☆

عصبہ کی اولاً دو قسمیں ہیں۔ (۱) عصبہ نسبی، (۲) عصبہ سببی۔

عصبہ نسبی: وہ عصبہ ہے جس کا میت کے ساتھ نسبی تعلق ہو جیسے بیٹا، پوتا، وغیرہ۔

عصبہ سببی: وہ عصبہ ہے جو میت کا معتق یعنی آزاد کنندہ ہو اور میت اس کا آزاد کردہ غلام ہو۔

☆ عصبہ نسبی کے اقسام ☆

عصبہ نسبی کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) عصبہ بنفسہ، (۲) عصبہ بغیرہ، (۳) عصبہ مع غیرہ۔

عصبہ بنفسہ: کل ذکر لا تدخل فی نسبتہ الی المیت انثی یعنی اس سے مراد ہر وہ مذکر ہے جس کے ساتھ میت کا رشتہ جوڑنے میں کسی مؤنث کا واسطہ نہ آتا ہو مثلاً بیٹا، پوتا وغیرہ۔

☆ عصبہ بنفسہ کے اقسام ☆

عصبہ بنفسہ کی بالترتیب چار قسمیں ہیں۔

(۱) جزء میت: یعنی میت کی مذکر اولاد نیچے تک جیسے بیٹا، پوتا وغیرہ۔

(۲) اصل میت: یعنی میت کی مذکر اصل جیسے باپ، دادا، وغیرہ۔

(۳) جزء اب المیت: یعنی میت کے باپ کی مذکر اولاد جیسے بھائی، بھتیجہ وغیرہ۔ نیچے تک۔

(۴) جزء جد المیت: یعنی میت کے دادا کی مذکر اولاد جیسے چچا، چچازاد بھائی، وغیرہ۔

☆ عصبہ بنفسہ کے درمیان ترجیح ☆

عصبہ بنفسہ کی چار قسموں میں سے اگر ایک ہی قسم اور ایک ہی درجے کے عصبہ بنفسہ ہوں تو ترکہ کے مستحق صرف وہی ہوں گے، اس صورت میں ترجیح کی ضرورت نہیں پڑے گی، لیکن اگر چار قسموں کے عصبات میں سے متعدد جمع ہو جائیں تو ان کے درمیان تین طریقے سے ترجیح دی جاتی ہے۔

پہلا طریقہ: پہلی قسم والے عصبہ کو دوسری قسم والے عصبہ پر اور دوسری قسم والے کو تیسری قسم والے پر اور

تیسری قسم والے کو چوتھی قسم والے پر ترجیح دی جاتی ہے، یعنی لڑکے یا پوتے کی موجودگی میں باپ دادا عصبہ نہیں ہوں گے، اور باپ یا دادا کی موجودگی میں بھائی عصبہ نہیں ہوگا، اور بھائی اور اس کے لڑکے کی موجودگی میں چچا اور اس کے لڑکے عصبہ نہیں ہوں گے۔

دوسرا طریقہ: اگر عصبہ بنفسہ کے ایک ہی قسم کے متعدد افراد جمع ہو جائیں تو ان میں ترجیح کا طریقہ الأقرب فالأقرب ہے یعنی جو میت سے اقرب ہوگا وہ وارث ہوگا اور جو ابعد ہوگا وہ وارث نہیں ہوگا، مثلاً بیٹا، پوتا میں بیٹا وارث ہوگا پوتا محروم ہوگا۔ بھائی اور بھتیجہ میں بھائی وارث ہوگا اور بھتیجہ محروم، اسی طرح سے باپ دادا میں باپ عصبہ ہوگا اور دادا محروم، اسی طرح سے چچا اور چچا کے لڑکوں میں چچا عصبہ ہوگا اور چچا کے لڑکے ساقط ہو جائیں گے۔

تیسرا طریقہ: اگر برابر درجے کے کئی عصبہ بنفسہ جمع ہو جائیں اور ان میں کوئی میت سے زیادہ قریب نہ ہو تو اب ترجیح قوتِ قرابت کے ذریعے ہوگی یعنی رشتہ کی قوت کو دیکھا جائے گا جس کا رشتہ زیادہ قوی ہوگا اس کو ترجیح ہوگی۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

دلیل : اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے "ان اعیان بنی الأم یتوارثون دون بنی العلات" یعنی حقیقی بھائی بہن وارث ہوتے ہیں نہ کہ علاتی بھائی بہن، مثلاً اگر ورثہ میں حقیقی اور علاتی دو قسم کے بھائی ہوں تو حقیقی بھائی کو ترجیح ہوگی، اسی طرح اگر حقیقی بہنوں کے ساتھ علاتی بہنیں ہوں تو حقیقی بہنوں کو ترجیح ہوگی۔ اسی طرح سے حقیقی بھتیجے کو علاتی بھتیجے پر اور حقیقی چچا کو علاتی چچا پر ترجیح حاصل ہوگی۔

عصبہ بغیرہ: اس سے مراد وہ مؤنث ہے جو اصل میں تو اصحاب الفرائض میں سے ہو لیکن اپنے بھائی کی موجودگی میں عصبہ بن جائے اور دیگر اصحاب الفرائض کے اپنا حصہ لے لینے کے بعد اگر کچھ مال بچتا ہے تو وہ ان کے درمیان للذکر مثل حظ الانثیین کے مطابق تقسیم ہوگا یعنی بہن کا حصہ بھائی کے مقابلے میں آدھا رہے گا اور بھائی کا حصہ بہن کی بنسبت دوگنا ہوگا۔

اور ایسی عورتیں کل چار ہیں۔ (۱) بیٹی، (۲) پوتی، (۳) عینی بہن، (۴) علاتی بہن، کہ یہ چاروں عورتیں اپنے بھائی کی وجہ سے عصبہ بالغیر بنتی ہیں۔

ومن لا فرض لها من الاناث وأخوها عصبة لاتصير عصبة بأخيها۔ یہاں سے صاحب سراجیؒ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جو عورتیں اصحاب الفرائض میں سے نہیں ہیں اگر ان کا بھائی عصبہ ہو تو وہ اپنے بھائی کی وجہ سے عصبہ نہیں بنتی ہیں جیسے میت کی پھوپھی اپنے بھائی میت کے چچا کی وجہ سے عصبہ نہیں ہوگی کیونکہ اصحاب الفرائض میں سے نہیں ہے لہٰذا سارا مال چچا کو ملے گا اور پھوپھی محروم رہے گی۔

عصبہ مع غیرہ: اس سے مراد وہ مؤنث ہے جو اصل میں تو اصحاب الفرائض میں سے ہو لیکن دوسری مؤنث

کی موجودگی ہونے کی بنا پر عصبہ بن جائے، اور دیگر اصحاب الفرائض کے اپنا حصہ لینے کے بعد اگر کچھ مال بچتا ہے تو وہ اس کو ملتا ہے ورنہ محروم رہتی ہے۔ ایسی عورتیں کل دو ہیں۔ (۱) عینی بہن، (۲) علاتی بہن، یہ دونوں بیٹی یا پوتی کی موجودگی میں عصبہ بن جاتی ہیں۔

واخرُ العصباتِ مولی العتاقة: یہاں سے صاحب سراجیؒ نے عصبہ سببی کو بیان کیا ہے۔

عصبہ سببی: اگر میت کے ورثہ میں نہ تو اصحاب الفرائض ہوں اور نہ عصبہ نسبی کسی قسم کے ہوں تو اس کا ترکہ یعنی ولاء اس کے عصبہ سببی کو ملے گی، اور اگر عصبہ سببی بھی نہ ہوں تو پھر عصبہ سببی کے عصبہ کو ملے گی۔

فائدہ: عصبہ سببی کہتے ہیں آزاد کرنے والے کو، اور اس کو مولی العتاق بھی کہتے ہیں، مولی کے معنی آقا کے ہیں اور عتاق کے معنی آزادی کے ہے پس مولی العتاق کے معنی ہونگے آزاد کرنے والا آقا۔

فائدہ: ولاء کے لغوی معنی ہے محبت، قرابت، دوستی اور مدد وغیرہ، اور اصطلاح میں ولاء کہتے ہیں اس مال کو جس کو آزاد شدہ غلام چھوڑ کر مرے، کبھی ولاء کا اطلاق عتاق پر بھی کیا جاتا ہے جو سبب ہے آزاد شدہ غلام کی میراث کے استحقاق کا۔ حدیث میں آتا ہے "الولاء لحمة کلحمة النسب الخ۔ یعنی ولاء (آزاد کرنا) ایک قرابت ہے نسب کی قرابت کی مانند

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

ولا شي للاناث من ورثة المعتق۔ یہاں سے صاحب سراجیؒ نے اس بات کو بیان کیا ہے کہ جس صورت میں آزاد شدہ غلام کی ولاء اس کے عصبہ سببی کے عصبہ نسبی کو دی جائے گی تو ان میں جو مذکر عصبات ہونگے جیسے بیٹا، پوتا، باپ، دادا، بھائی، بھتیجہ، چچا اور چچازاد بھائی، صرف یہی لوگ ولاء کے وارث ہونگے، اور جو مؤنث عصبات ہیں جیسے عینی وعلاتی بہنیں ان کو ولاء میں سے کچھ نہیں ملے گا، البتہ آٹھ صورتوں میں عورتوں کو ولاء میں سے حصہ ملتا ہے جو آٹھ صورتیں کتاب میں مذکور حدیث میں بیان کی گئی ہیں۔

(۱) آزاد کردہ غلام کی ولاء: یعنی عورت خود کسی غلام کو آزاد کرے تو اس کی ولاء اس عورت کو ملے گی بشرطیکہ غلام کا کوئی نسبی وارث اصحاب الفرائض اور عصبات نسبیہ میں سے نہ ہو۔

(۲) مُعتَق کے مُعتَق کی ولاء: یعنی عورت کا آزاد کردہ غلام، اس نے کسی غلام کو آزاد کیا پھر اس کا انتقال ہو گیا تو اس کی ولاء عورت کو ملے گی بشرطیکہ عورت کا غلام پہلے وفات پا چکا ہو، اور دونوں کا کوئی نسبی وارث موجود نہ ہو۔

(۳) مکاتب کی ولاء: یعنی عورت کسی غلام کو مکاتب بنائے پھر وہ بدل کتابت اداء کر کے آزاد ہو جائے پھر اس کا انتقال ہو جائے، اور اس کا کوئی نسبی وارث نہ ہو تو وہ عورت اس کے ولاء کی وارث ہوگی۔

(۴) مکاتب کے مکاتب کی ولاء: کسی عورت کا مکاتب غلام آزاد ہونے کے بعد کسی غلام کو مکاتب بنائے اور وہ بھی بدلِ کتابت اداء کر کے آزاد ہو جائے پھر اس کا انتقال ہوا اور کوئی نسبی وارث نہ ہو تو عورت اس کے ولاء کی

وارث ہوگی بشرطیکہ عورت کا مکاتب غلام پہلے مر چکا ہو اور اس کا بھی کوئی نسبی وارث نہ ہو۔

(۵) مدبر کی ولاء: یعنی کوئی عورت اپنے کسی غلام کو مدبر بنائے یعنی یہ کہے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے پھر وہ عورت (نعوذ باللہ) مرتد ہوجائے اور دارالحرب چلی جائے جس کی وجہ سے قاضی اس پر موت کا حکم لگادے، چونکہ مرتد ہوکر دارالحرب چلے جانے سے مرتد حکماً مردہ ہوجاتا ہے۔ اور قاضی اس کے غلام کو آزاد کردے، پھر وہ عورت مسلمان ہوکر دارالاسلام آجائے، اسکے بعد اس کے مدبر غلام کی وفات ہوجائے، اور اس کا کوئی نسبی وارث نہ ہو تو اس کی ولاء اس عورت کو ملے گی۔

(۶) مدبر کے مدبر کی ولاء یہ صورت بھی تقریباً مذکورہ صورت کے قریب ہے، یعنی کوئی عورت اپنے غلام کو مدبر بنا کر پھر مرتد ہونے کے بعد دارالحرب چلی جائے اور اس پر قاضی موت کا حکم لگا کر اس کے مدبر غلام کو آزاد کردے پھر وہ آزاد ہوکر کسی اور غلام کو مدبر بنائے، پھر مدبر اول کا انتقال ہوجائے، اور جس عورت نے اس کو مدبر بنایا تھا وہ مسلمان ہوکر دارالاسلام آجائے اس کے بعد مدبر ثانی کا انتقال ہو، تو اسکی ولاء عورت کو ملے گی بشرطیکہ دونوں مدبروں کا کوئی نسبی وارث موجود نہ ہو۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(۷) جرِّ ولاء معتَق: اس صورت کو سمجھنے سے پہلے جان لینا چاہئے کہ بچہ آزادی اور غلامیت میں ماں کے تابع ہوتا ہے، اب صورت یہ ہے کہ کوئی عورت اپنے کسی غلام کا کسی کی آزاد شدہ باندی سے نکاح کرادے اور اس سے کوئی بچہ پیدا ہو تو ماں کے آزاد ہونے کی وجہ سے وہ بچہ بھی آزاد ہوگا اور اس کی ولاء کا مستحق اس کی ماں کا آقا ہوگا لیکن اس کے بعد اگر غلام کی مالکہ اپنے غلام کو آزاد کردے تو یہ غلام اس بچے کی ولاء کو کھینچ لے گا اور وہ اس کا مستحق ہوجائے گا، پھر اگر بچے سے پہلے اس کا انتقال ہوجائے بعد میں بچے کا انتقال ہو تو اس کی ولاء اس کے باپ کو آزاد کرنے والی عورت کو ملے گی بشرطیکہ اس کا کوئی نسبی وارث نہ ہو۔

(۸) جرِّ ولاء معتَقِ معتَق: یعنی کوئی عورت کسی غلام کو آزاد کرے پھر آزاد شدہ غلام اپنے کسی غلام کا نکاح کسی کی آزاد شدہ باندی سے کردے اور اس سے کوئی بچہ پیدا ہو تو وہ بچہ ماں کے آزاد ہونے کی وجہ سے آزاد شمار ہوگا اور اس کی ولاء کا مستحق اس کی ماں کا آقا ہوگا۔ لیکن اگر بچہ کے انتقال سے پہلے عورت کا آزاد شدہ غلام اپنے غلام کو آزاد کردے، تو یہ غلام یعنی بچہ کا باپ بچے کی ولاء کو کھینچ لے گا، اور وہ اس کا مستحق ہوجائے گا پھر اگر اس کا اور اس کے معتِق یعنی آزاد کرنے والا کا انتقال بچے سے پہلے ہوجائے تو بچے کی ولاء اس کے باپ کے معتِق کی معتِقہ یعنی آزاد کرنے والی خاتون کو ملے گی۔

ولو ترك ابا المعتق الخ یہاں سے صاحب سراجی علیہ الرحمہ نے باپ اور دادا کے درمیان مختلف فیہ چار صورتوں میں سے چوتھی صورت کو بیان کیا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر معتَق کا انتقال ہوا اور اس نے معتِق کے باپ اور اس کے بیٹے کو چھوڑا تو ایسی صورت میں ولاء یعنی ترکے کا سدس باپ کو ملے گا اور باقی بیٹے کو، یہ مسئلہ امام ابو یوسف کے نزدیک ہے۔ اور طرفین کے یہاں پوری ولاء لڑکے کو ملے گی اور باپ کو کچھ نہیں ملے گا، لیکن اگر معتَق نے معتِق کے بیٹے اور دادا کو چھوڑا تو ایسی صورت میں تمام ائمہ کے یہاں پوری ولاء معتِق کے لڑکے کو ملے گی اور دادا کو کچھ نہیں ملے گا۔

ومن ملك ذارحم محرم منه عَتَقَ عليه الخ۔ یہاں سے صاحب سراجی علیہ الرحمہ نے ذی رحم محرم کے مالک ہونے کا مسئلہ بیان کیا ہے اور اولاً ذی رحم محرم کی تعریف کا جاننا ضروری ہے۔

ذی رحم محرم: وہ نسبی رشتے دار ہیں جن سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہے، جیسے ماں باپ، دادا، نانا اوپر تک، بیٹا، پوتا، بیٹی، پوتی نیچے تک، بھائی بہن اور ان کی اولاد، چچا، پھوپی ماموں اور خالہ۔

مسئلے کا بیان یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ذی رحم محرم کو خریدے یا ہبہ وغیرہ کے ذریعہ مالک بنے تو مالک ہونے کی وجہ سے وہ ذی رحم محرم آزاد ہو جائے گا تاہم سببِ عتق اختیار کرنے کی وجہ سے بقدر ملک ولاء ملے گی۔ مثلاً کسی شخص کی تین لڑکیاں ہوں جن میں سے دو (کبری اور صغری) نے پچاس دینار میں اپنے باپ کو خریدا، کبری کے تیس دینار اور صغری کے بیس دینار تھے پھر باپ کا انتقال ہوا اور اس نے کچھ مال چھوڑا تو اس میں سے دو ثلث تو تینوں لڑکیوں کے درمیان اثلاثا تقسیم ہوں گے بطور فرض کے اور باقی ایک ثلث باپ کو خریدنے والی دونوں لڑکیوں (کبری، صغری) کے درمیان اخماساً تقسیم ہوگا بطور ولاء کے، جس میں سے تین خمس کبری کو اور دو خمس صغری کو ملیں گے اور پینتالیس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

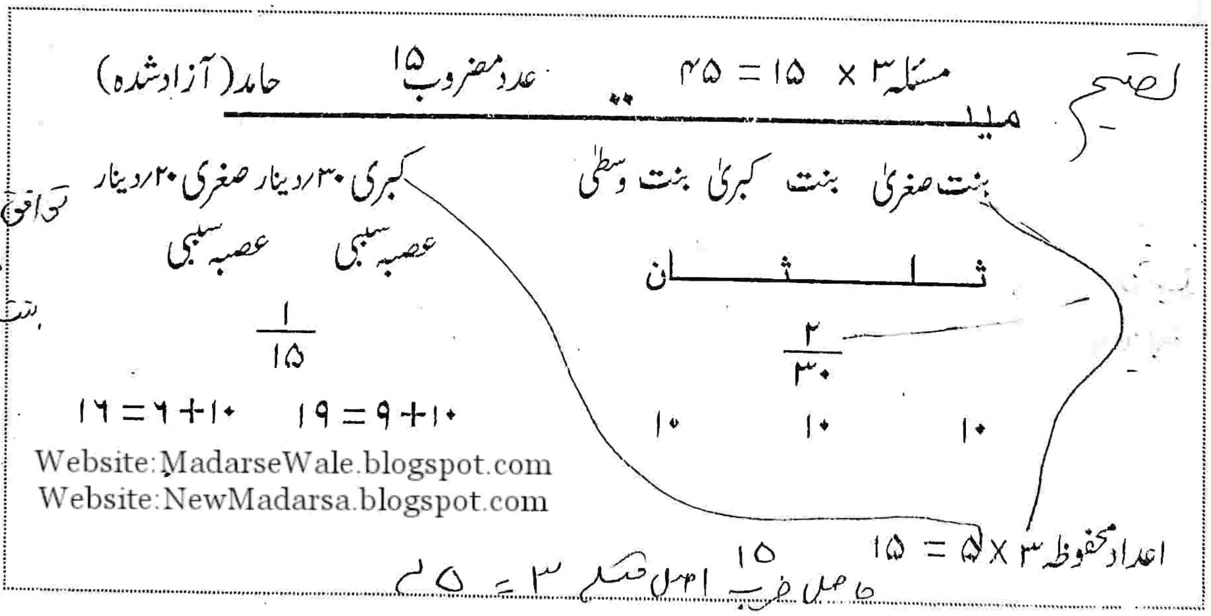

مسئلے کی تشریح:

اس مسئلے میں تینوں لڑکیاں ذوی الفروض میں سے ہونے کی وجہ سے ثلثان کی مستحق تھیں اسلئے تین سے مسئلہ بنا کر

ثلثان تینوں کو دیدیا گیا اور باقی ایک ثلث کی حقدار صغری کبری تھی عصبہ سببی ہونے کی وجہ سے، اسلئے ایک ان کو دیدیا گیا۔

اب یہ ایک ان دونوں پر بقدر ملک اخماساً تقسیم ہوگا یعنی اس کے پانچ حصے کئے جائیں گے جن میں سے تین کبری کو اور دو صغری کو ملیں گے، کیوں کہ باپ کا کل ثمن پچاس دینار تھا، تیس کبری کے تھے اور بیس صغری کے، پس تیس دینار والی تین حصوں کی مالک ہوگی اور بیس دینار والی دو حصوں کی مالک ہوگی اور تین و دو کا مجموعہ پانچ ہوتا ہے اسلئے ایک کے پانچ حصے کئے جائیں گے۔

اس کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ تیس اور بیس میں توافق بالعشرہ ہے یعنی دس کا عدد دونوں کو فنا کر دیتا ہے تیس کو تین دفعہ میں اور بیس کو دو دفعہ میں پس تیس کا وفق تین ہوگا اور بیس کا دو، اور دونوں وفقوں کا مجموعہ پانچ ہوتا ہے پس ایک کے پانچ حصے کئے جائیں گے۔

پھر چوں کہ ہر فریق کے سہام میں کسر واقع ہو رہا ہے لہٰذا تصحیح کیلئے عدد روٴس اور سہام میں نسبت دیکھیں گے۔ تین اور دو میں تباین ہے اس لئے تین کو محفوظ کرلیا، پھر پانچ اور ایک میں بھی تباین ہے اسلئے پانچ کو محفوظ کرلیا، پھر دونوں محفوظ اعداد میں بھی تباین ہے اس لئے تین کو پانچ میں ضرب دیدیا تو پندرہ ہوگیا۔ پھر پندرہ کو اصل مسئلہ تین میں ضرب دیدیا تو حاصل ضرب پینتالیس ہوا، پس پینتالیس سے مسئلے کی تصحیح ہوگی۔

پھر پندرہ کو تینوں لڑکیوں کے سہام دو میں ضرب دیا تو تیس حصے ہوگئے ایک میں ضرب دیا تو کل حصے صغریٰ کبریٰ کے پندرہ ہوگئے۔

باب الحجب

حجب کے لغوی معنی: روکنا۔ اسی سے حاجب بمعنی دربان اور حجاب بمعنی پردہ آتا ہے۔

اصطلاحی تعریف: ایک وارث کے حصے کا دوسرے وارث کی وجہ سے کم ہوجانا یا ایک وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے بالکل محروم ہوجانا۔

حجب کے اقسام: حجب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حجب نقصان۔ (۲) حجب حرمان۔

حجب نقصان: ایک وارث کے حصے کا دوسرے وارث کی وجہ سے کم ہوجانا۔ مثلاً میت کی اولاد موجود ہونے کی وجہ سے ماں کا حصہ کم ہوجاتا ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

وہ ورثہ جن کا حصہ دوسرے کی وجہ سے کم ہوجاتا ہے پانچ قسم کے ہیں۔

(۱) شوہر: کہ بیوی کی اولاد موجود ہونے کی صورت میں اس کو نصف کے بجائے ربع ملتا ہے۔

(۲) بیوی: کہ شوہر کی اولاد موجود ہونے کی صورت میں بیوی کو ربع کے بجائے ثمن ملتا ہے۔

(۳) ماں: کہ میت کی اولاد یا متعدد بھائی بہنوں کی موجودگی میں ماں کو ثلث کے بجائے سدس ملتا ہے۔

(۴) پوتی: صلبی لڑکی کی موجودگی میں پوتی کو نصف کے بجائے سدس ملتا ہے۔

(۵) علاتی بہن: ایک حقیقی بہن کی موجودگی میں علاتی بہن کو نصف کے بجائے سدس ملتا ہے۔

دوسری قسم حجب حرمان: یعنی کسی وارث کا دوسرے وارث کی موجودگی میں وراثت سے بالکل محروم ہو جانا۔

حجب حرمان کے اعتبار سے ورثاء دو طرح کے ہیں

﴿۱﴾ وہ ورثہ جو کبھی بھی محروم نہیں ہوتے ہیں اور یہ چھ ہیں۔

(۱) باپ۔ (۲) بیٹا۔ (۳) ماں۔ (۴) بیٹی۔ (۵) شوہر۔ (۶) بیوی۔

﴿۲﴾ کچھ ورثہ ایسے ہیں جو کبھی محروم ہو جاتے ہیں اور کبھی محروم نہیں ہوتے اور وہ ستۂ مذکورہ کے علاوہ ہیں، مثلاً دادا، دادی، حقیقی بھائی، حقیقی بہن، علاتی بھائی، علاتی بہن، اخیافی بھائی، اخیافی بہن، پوتا، پوتی۔

فائدہ: حجب حرمان میں محروم ہونے اور نہ ہونے کا مدار دو اصولوں پر ہے۔

پہلی اصل ذوالواسطہ واسطہ کے ہوتے ہوئے محروم ہو جائے گا۔ یعنی جو وارث کسی کے واسطے سے میت کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ اس واسطے کی موجودگی میں وارث نہیں ہوگا جیسے باپ کی موجودگی میں دادا محروم ہو جاتا ہے۔ البتہ اس قاعدے سے اخیافی بھائی بہن مستثنیٰ ہیں کہ اخیافی بھائی بہن ماں کی وجہ سے محروم نہیں ہوتے اس لئے کہ ماں نہ تو پورے مال کی وارث ہوتی، اور نہ ہی دونوں کا سببِ ارث ایک ہے، ماں کا سبب ارث امومت ہے اور اخیافی بھائی بہن کا سبب رشتہ اخوت ہے۔

دوسری اصل الاقرب فالاقرب ہے۔ یعنی قریب والے وارث کی موجودگی میں دور والا وارث محروم ہو جائے گا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

فائدہ: محروم اور محجوب میں اصطلاحی فرق؛

محروم وہ شخص ہے جو موانع ارث میں سے کسی مانع کے پائے جانے کی وجہ سے محروم ہو گیا ہو جیسے کفر اور قتل۔

محجوب وہ شخص ہے جو کسی دوسرے وارث کے موجود ہونے کی وجہ سے میراث پانے سے محروم ہو گیا ہو۔ مثلاً باپ کی وجہ سے دادا کا محجوب ہونا۔

تنبیہ: محروم اور محجوب کے درمیان یہ فرق اصطلاح کے اعتبار سے ہے ورنہ لغت کے اعتبار سے کبھی محجوب کو محروم کہہ دیا جاتا ہے۔

فائدہ ۲: محجوب شخص تو دوسرے کیلئے بالاتفاق حاجب ہوتا ہے، مثلاً دو بھائی بہن باپ کی وجہ سے خود محجوب ہو جاتے ہیں لیکن ماں کے لئے حاجب ہوتے ہیں ان کی وجہ سے ماں کو ثلث کے بجائے سدس ملتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل مسئلے میں ہے۔

مسئلہ ۶

میت

٢/اخ	أب	أم
محجوب	عصبہ	سدس
	۵	۱

احناف کے نزدیک محروم تو کسی کے لئے حاجب نہیں ہوتا البتہ عبداللہ ابن مسعودؓ کے نزدیک حاجب محروم حجب نقصان ہوتا ہے مثلاً کسی میت کے ورثہ میں شوہر، اخیافی بھائی، کافر لڑکا اور عم ہو تو لڑکا خود محروم ہو جائے گا لیکن اسکی وجہ سے نہ تو اخیافی بھائی بہن محجوب ہوں گے اور نہ ہی شوہر کو نصف کے بجائے ربع ملے گا۔

البتہ حضرت ابن مسعودؓ کے نزدیک کافر لڑکے کی وجہ سے اخیافی بھائی بہن محجوب تو نہیں ہوں گے لیکن شوہر کو نصف کے بجائے ربع ملے گا۔

مسئلہ ۶ هذه المسئلة عندالاحناف

میـــــــــــــــــــــت خالدہ

زوج	۲/اخ لام	ابن کافر	عم
نصف	ثلث	محروم	عصبہ
۳	۲		۱

فائدہ: اس مسئلے میں ابن کافر نے زوج کا حصہ نصف سے ربع نہیں کیا ہے، اسلئے کہ وہ محروم ہے۔

مسئلہ ۱۲ هذه المسئلة عند ابن مسعودؓ

میـــــــــــــــــــــت خالدہ

زوج	۲/اخ لام	ابن کافر	عم
ربع	ثلث	محروم	عصبہ
۳	۴		۵

فائدہ: اس مسئلے میں ابن کافر نے شوہر کا حصہ نصف سے ربع کر دیا ہے اس لئے مسئلہ بارہ سے بنا ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مخارج فروض کا بیان

مخارج کے لغوی معنی: مخارج مخرج کی جمع ہے بمعنی نکلنے کی جگہ۔ فروض فرض کی جمع ہے بمعنی حصہ۔

اصطلاحی تعریف: علم فرائض میں مخارج ان اعداد کو کہتے ہیں جن سے تمام ورثہ کے متعینہ حصہ نکل آئے اور مخرج کو عدد مسئلہ بھی کہتے ہیں۔

فروض کل چھ ہیں۔ نصف، ربع، ثمن، ثلثان، ثلث ، سدس۔

ان میں سے نصف کا مخرج دو ہے۔ اور باقی پانچ میں سے ہر ایک کا مخرج وہ عدد ہے جس سے وہ ماخوذ ہے یعنی ربع کا مخرج چار اور ثمن کا آٹھ، ثلثان اور ثلث کا تین اور سدس کا چھ۔

فائدہ: نصف، ربع، ثمن کو نوع اول اور باقی تین یعنی ثلثان، ثلث، سدس کو نوع ثانی کہتے ہیں۔

مخارج متعین کرنے کے قواعد

مخارج متعین کرنے کے تین قاعدے ہیں۔

(۱) اگر مسئلہ میں فروض ستہ میں سے صرف ایک فرض آئے تو اس فرض کے مخرج سے مسئلہ بنایا جائے گا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مثالیں مندرجہ ذیل ہیں.........

مثال ① مسئلہ ۲ — میــــت خالدہ

زوج	أخ
نصف	عصبہ
۱	۱

مثال ② مسئلہ ۴ — میــــت حمیدہ

زوج	ابن
ربع	عصبہ
۱	۳

مثال ③ مسئلہ ۸ — میــــت خالد

زوجہ	ابن
ثمن	عصبہ
۱	۷

مثال ④ مسئلہ ۳ — میــــت راشد

أم	عم
ثلث کل	عصبہ
۱	۲

مثال ⑤ مسئلہ ۳ — میــــت

اختان	عم
ثلثان	عصبہ
۲	۱

مثال ⑥ مسئلہ ۶ — میــــت

أم	ابن
سدس	عصبہ
۱	۵

قاعدہ نمبر ۲۔ اگر کسی مسئلہ میں ایک سے زیادہ فروض ہوں اور وہ ایک ہی نوع کے ہوں تو سب سے چھوٹے فرض کا اعتبار ہوگا اور اس کا جو مخرج ہوگا وہ سب کا مخرج بنے گا۔ مثال کے طور پر ثلثان، ثلث، سدس میں سے سب سے چھوٹا سدس ہے لہٰذا اس کا اعتبار ہوگا۔ اور نصف، ربع، ثمن میں سب سے چھوٹا فرض ثمن ہے اس لئے اس کا اعتبار ہوگا۔

مثالیں مندرجہ ذیل ہیں.........

مثال ① مسئلہ ۸ — میــــت صابر

زوجہ	بنت	عم
ثمن	نصف	عصبہ
۱	۴	۳

مثال ② مسئلہ ۴ — میــــت فہمید

زوج	بنت	عم
ربع	نصف	عصبہ
۱	۲	۱

مثال ③ مسئلہ ۶ عـــ۷ — میــــت خالد

أم	۲/اخت حقیقی	۲/اخت لأم
سدس	ثلثان	ثلث
۱	۴	۲

مثال ④ مسئلہ ۶ — میــــت راشد

أم	اخت لأم	عم
ثلث	سدس	عصبہ
۲	۱	۳

قاعدہ نمبر ۳۔ اگر کسی مسئلے میں ایک سے زیادہ فروض جمع ہو جائیں اور وہ ایک ہی نوع کے نہ ہوں تو اگر نوع اول کا نصف نوع ثانی کے کل یا بعض کے ساتھ ہو تو مسئلہ چھ سے بنے گا۔

مثلاً......

مسئلہ ٦

میـــ ــــــــــــــــ واصل

بنت	اُم	عم
نصف	سدس	عصبہ
۳	۱	۲

اور اگر نوع اول کا ربع نوع ثانی کے کل یا بعض کے ساتھ ہو تو مسئلہ بارہ سے بنے گا۔

مثلاً......

مسئلہ ۱۲

میـــ ــــــــــــــــ طاہرہ

زوج	بنتان	اَخ
ربع	ثلثان	عصبہ
۳	۸	۱

اور اگر نوع اول کا ثمن نوع ثانی کے کل یا بعض کے ساتھ ہو تو مسئلہ ۲۴ر (چوبیس) سے بنے گا۔

مثلاً......

مسئلہ ۲۴

میـــ ــــــــــــــــ بشیر

زوجہ	بنتان	اُم	اَخ
ثمن	ثلثان	سدس	عصبہ
۳	۱٦	۴	۱

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

عول کا بیان

عول کے لغوی معنی: عول باب نصر کا مصدر ہے بمعنی زیادتی اور غلبہ۔ چنانچہ عربی محاورے میں عال المیزان اس وقت بولتے ہیں جب ترازو کا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے مقابلے میں زیادتی کی وجہ سے بڑھ جاتا ہے۔

اصطلاحی تعریف: اگر ایسا ہو جائے کہ قواعد کے مطابق مخرج متعین کرنے کے باوجود ورثہ کے سہام مخرج سے بڑھ جائیں تو اس وقت مخرج میں کچھ زیادتی کی جاتی ہے اس زیادتی کرنے کو عول کہتے ہیں۔

تنبیہ: بیٹے اور پوتے کی موجودگی میں کبھی عول نہیں ہوتا اگر عول ہو تو یہ مسئلہ کے غلط ہونے کی دلیل ہوگی۔

فائدہ: کل مخارج سات ہیں، دو، تین، چار، آٹھ، چھ، بارہ، چوبیس۔ ان میں سے پہلے چار میں کبھی عول نہیں ہوتا ہے۔ اور باقی تین یعنی چھ، بارہ، اور چوبیس میں کبھی عول ہوتا ہے اور کبھی عول نہیں ہوتا ہے۔ چھ میں تو دس تک عول آتا ہے وتراً بھی شفعاً بھی، یعنی طاق و جفت دونوں طرح آتا ہے۔ بارہ میں سترہ تک عول آتا ہے لیکن صرف وتراً، لہٰذا اس کا

عول تیرہ، پندرہ اور سترہ ہی آسکتا ہے۔ اور چوبیس میں ایک ہی عول آتا ہے، ستائیس جیسے مسئلہ منبریہ میں اور حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے نزدیک چوبیس میں اکتیس سے بھی عول ہوسکتا ہے۔

چھ میں دس تک عول آنے کی مثالیں......

مثال ① میت — مسئلہ ٦ ع ٧ — مریم

زوج	۲/اُخت لأب واُم
نصف	ثلثان
۳	۴

مثال ② میت — مسئلہ ٦ ع ٨ — ہاجرہ

زوج	۲/اُخت لأب واُم	اُخت لأم
نصف	ثلثان	سدس
۳	۴	۱

مثال ③ میت — مسئلہ ٦ ع ٩ — ناصرہ

زوج	۲/اُخت لأب واُم	۲/اخت لأم
نصف	ثلثان	ثلث
۳	۴	۲

مثال ④ میت — مسئلہ ٦ ع ١٠ — فریدہ

زوج	۲/اُخت لأب واُم	۲/اخت لأم	اُم
نصف	ثلثان	ثلث	سدس
۳	۴	۲	۱

بارہ میں سترہ تک وتراً عول آنے کی مثال......

مثال ① میت — مسئلہ ١٢ ع ١٣ — نعیم

زوجہ	۲/اُخت لأب واُم	اُخت لأم
ربع	ثلثان	سدس
۳	۸	۲

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مثال ② میت — مسئلہ ١٢ ع ١٥ — حمید

زوجہ	۲/اُخت لأب واُم	۲/اخت لأم
ربع	ثلثان	ثلث
۳	۸	۴

مثال ③ میت — مسئلہ ١٢ ع ١٧ — شمشیر

زوجہ	۲/اُخت لأب واُم	۲/اخت لأم	اُم
ربع	ثلثان	ثلث	سدس
۳	۸	۴	۲

چوبیس کے عول کی مثال مسئلہ منبریہ ہے۔

مسئلہ منبریہ: اس مسئلے کو کہتے ہیں کہ جس میں ثمن، ثلثان اور دو سدس جمع ہوں۔

وجہ تسمیہ: اس مسئلے کو مسئلہ منبریہ اس بنا پر کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ کے منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور اس دوران آپ سے یہ مسئلہ معلوم کیا گیا آپ نے خطبہ کے دوران ہی جواب مرحمت فرمایا، آپ سے یہ سوال کیا گیا کہ اس مسئلے میں جب زوجہ کو ستائیس میں سے تین ملے تو اس کو ثمن کہاں ملا؟ یہ تو ثمن سے کم ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس مسئلے میں زوجہ کا حصہ ثمن کے بجائے تسع (نواں حصہ) ہو گیا ہے اس بنا پر اس کو مسئلہ منبریہ کہتے ہیں۔

مسئلہ منبریہ کی تخریج مندرجہ ذیل ہے......

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مسئلہ ۲۴ عـ ۲۷

میـــت: خالد

زوجہ	بنتان	أب	أم
ثمن	ثلثان	سدس	سدس
۳	۱۶	۴	۴

فائدہ: حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے یہاں چوبیس میں اکتیس سے بھی عول آ سکتا ہے، جس کی مثال مندرجہ ذیل ہے......

مسئلہ ۲۴ عـ ۳۱ عند عبداللہ بن مسعودؓ

میـــت: اسلم

زوجہ	أم	۲/أخت لأب وأم	۲/أخت لأم	ابن کافر
ثمن	سدس	ثلثان	ثلث	محروم
۳	۴	۱۶	۸	

تشریح: اس مسئلے میں اکتیس سے عول آنے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے یہاں محروم حجب نقصان کے ساتھ حاجب ہوتا ہے اس لئے اس مسئلے میں ابن کافر کی وجہ سے بیوی کا حصہ ربع سے ثمن ہو جائے گا، اس لئے مسئلہ چوبیس سے بنا۔ اور ہمارے یہاں چونکہ محروم بالکل حاجب نہیں ہوتا پس مذکورہ صورت میں مسئلہ ۱۲/ سے بنے گا اور سترہ سے عول ہوگا۔

تخریج مندرجہ ذیل ہے......

مسئلہ ۱۲ عـ ۱۷ عندالاحناف

میـــت: اسلم

زوجہ	أم	۲/أخت لأب وأم	۲/أخت لأم	ابن کافر
ربع	سدس	ثلثان	ثلث	محروم
۳	۲	۸	۴	

دو عددوں کے درمیان نسبت کا بیان

عدد کی تعریف: عدد اس کو کہتے ہیں جس میں تعدد ہو جیسے دو، تین، چار۔ ایک میں چونکہ تعدد نہیں ہوتا ہے اس لئے اس کو عدد نہیں کہیں گے۔

ہر دو عددوں کے درمیان چار نسبتوں میں سے کوئی ایک نسبت ضرور ہوتی ہے۔

چار نسبتیں یہ ہیں: تماثل، تداخل، توافق، تباین۔

تماثل: اس کے لغوی معنی ہیں باہم مشابہ ہونا۔

اصطلاحی تعریف: اگر دو عدد ایک طرح کے ہوں تو ان دونوں کو متماثلین اور ان دونوں کے درمیان نسبت کو تماثل کہتے ہیں جیسے پانچ اور پانچ۔

تداخل: لغوی معنی ایک چیز کا دوسری چیز میں داخل ہونا۔

اصطلاحی تعریف: اگر دو عدد بڑے چھوٹے ہوں اور چھوٹا عدد بڑے عدد کو فنا کردے تو ان دونوں کو متداخلین اور ان کے درمیان نسبت کو تداخل کہتے ہیں۔ اور فنا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر چھوٹے عدد سے بڑے کو تقسیم کیا جائے یا بڑے کو چھوٹے عدد پر تقسیم کیا جائے تو پورا پورا تقسیم ہو جائے اور کچھ نہ بچے۔ بالفاظ دیگر اگر چھوٹے عدد میں اسی کے بقدر ایک یا چند مرتبہ اضافہ کیا جائے تو وہ بڑے عدد کے برابر ہو جائے۔ نیز اس کو اسطرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ چھوٹا بڑے کا جز ہو جیسے تین اور ۹/(نو) میں کہ تین چھوٹا بڑے ۹/(نو) کا جز ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

توافق: لغوی معنی باہم قریب ہونا۔

اصطلاحی تعریف: اگر دو عدد چھوٹے بڑے ہوں اور ان میں چھوٹا عدد بڑے کو نہ کاٹے البتہ کوئی تیسرا عدد ایسا ہو جو دونوں کو کاٹ دے تو ان دونوں عددوں کے درمیان نسبت کو توافق کہیں گے اور دونوں عددوں کو متوافقین کہیں گے جیسے آٹھ اور بیس۔ کہ ان میں آٹھ بیس کو نہیں کاٹتا۔ البتہ چار ان دونوں کو کاٹ دیتا ہے تو ان میں توافق بالربع ہے۔

فائدہ: اگر فنا کرنے والا عدد دو ہو تو اس کو توافق بالنصف کہیں گے، اور اگر تین ہو تو اس کو توافق بالثلث کہیں گے۔ اور اگر چار ہو تو اس کو توافق بالربع، اور اگر پانچ ہو تو اس کو توافق بالخمس کہیں گے۔ اس طرح سے دس تک لیکن دس کے بعد بجزءٍ من کے اضافے کے ساتھ توافق کی تعبیر ہوگی، مثلاً گیارہ سے توافق ہو تو توافق بجزءٍ منْ اَحَدَ عَشَرَ کہیں گے، اگر پندرہ سے ہو تو توافق بجزءٍ من خمسة عشر کہیں گے۔

تباین: لغوی معنی باہم متفاوت ہونا۔

اصطلاحی تعریف: اگر دو عدد ایسے ہوں کہ چھوٹا بڑے کو فنا نہ کرے اور نہ کوئی تیسرا ان دونوں کو فنا کرے تو ان دونوں کو متباینین اور ان کے درمیان نسبت کو تباین کہتے ہیں جیسے تین اور دس، کہ نہ تو چھوٹا بڑے کو کاٹتا ہے اور نہ ہی تیسرا عدد ان دونوں کو کاٹتا ہے۔

توافق وتباین جاننے کا طریقہ

ان دونوں کی شناخت کا طریقہ یہ ہے کہ چھوٹے عدد کے بقدر بڑے عدد میں سے دونوں جانب سے ایک بار یا چند بار کم کیا جائے یہاں تک کہ دونوں برابر ہو جائیں۔ پس اگر دونوں برابر ہوں ایک میں، تو ان میں تباین کی نسبت ہوگی اور اگر برابر ہوں کسی عدد میں تو ان میں توافق ہوگا۔ یہ بات واضح رہے کہ ایک عدد نہیں ہوتا۔

پہلی مثال چودہ اور چھ ہے: ان میں چھ چھوٹا عدد اور چودہ بڑا عدد ہے، چودہ میں سے چھ کم کیے تو آٹھ باقی رہ گئے پھر آٹھ میں سے چھ کم کیے تو دو رہ گئے اب دو چھوٹا عدد ہو گیا۔ لہٰذا چھ میں سے دو کم کیے تو چار بچے اور چار میں سے دو کم کیے تو دو بچے اور اس میں دونوں برابر ہو گئے۔ لہٰذا چودہ اور چھ میں توافق بالنصف ہوگا۔

دوسری مثال تین اور سات: ان میں تین چھوٹا عدد اور سات بڑا عدد ہے، لہٰذا سات میں تین کم کیے تو چار بچے پھر چار میں سے تین گھٹا دیے تو ایک بچا۔ اب ایک چھوٹا عدد اور تین بڑا عدد ہو گیا، اس کے بعد تین میں سے ایک کم کیا تو دو بچے اور دو میں سے ایک گھٹایا تو ایک بچا، پس تین اور سات برابر ہو گئے ایک میں جو عدد نہیں اسلئے دونوں کے درمیان تباین کی نسبت ہوگی۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

تصحیح کا بیان

تصحیح کے لغوی معنی: صحیح کرنا، درست کرنا، باب تفعیل کا مصدر ہے اور صحت سے مشتق ہے۔

اصطلاحی تعریف: جب وارثوں کے سہام ان پر پورے عدد کی شکل میں تقسیم نہ ہوں تو اس وقت سب سے چھوٹا کوئی ایسا عدد تلاش کرنا جس سے ہر وارث کا حصہ کسر کے بغیر پورے عدد کی شکل میں نکل آئے اس کو تصحیح کہتے ہیں۔

مسائل کی تصحیح کے قواعد

مسائل کی تصحیح کے سات قواعد ہیں، ان میں سے تین قاعدے سہام اور رؤس (ورثاء کی تعداد) کے درمیان جاری ہوتے ہیں اور چار قاعدے رؤس اور رؤس کے درمیان جاری ہوتے ہیں۔

وہ قواعد جو سہام اور رؤس کے درمیان جاری ہوتے ہیں

پہلا قاعدہ: اگر ہر فریق کے سہام ان کے رؤس پر بلا کسر تقسیم ہو جائیں تو ضرب کی کوئی ضرورت نہیں۔ مثلاً

مسئلہ ۶

میت ـــــــــــــــــــ واصل

أب	أم	بنت	بنت
سدس	سدس	ثلثان	
۱	۱	۲	۲

وضاحت: مسئلہ چھ سے بنا اور ہر فریق کے سہام ہر ایک پر بغیر کسر کے تقسیم ہو گئے۔

دوسرا قاعدہ: اگر سہام میں کسر واقع ہو یعنی پورے پورے عدد کی شکل میں تقسیم نہ ہو اور یہ صرف ایک ہی فریق پر ہو تو ایسی صورت میں عدد رؤوس اور سہام میں نسبت دیکھی جائے گی، اگر دونوں میں توافق ہو تو عدد رؤوس کے وفق کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا اور اگر مسئلے میں عول ہو تو عول میں ضرب دیا جائے گا۔

اصل مسئلہ میں ضرب دینے کی مثال......

مسئلہ ۶ × ۵ = ۳۰ — عدد مضروب ۵

میت: ناصر

أب	أم	۱۰ بنات
سدس	سدس	ثلثان
۱ / ۵	۱ / ۵	۴ / ۲۰

وضاحت: اس مسئلے میں دس بنات کے حصے میں کسر واقع ہوا ہے کہ چار سہام ان میں پورے پورے تقسیم نہیں ہو سکتے ہیں اس بنا پر عدد رؤوس اور سہام میں نسبت دیکھی گئی، تو ان دونوں میں توافق بالنصف ہے۔ دس کے وفق پانچ کو کل عدد مسئلہ میں ضرب دیدیا، پھر سب ورثاء کے سہام میں پانچ کو ضرب دیدیا گیا۔

عول میں ضرب دینے کی مثال......

مسئلہ ۱۲ ع ۱۵ × ۳ = ۴۵ — عدد مضروب ۳

میت: بشریٰ

زوج	أب	أم	۶ بنات
ربع	سدس	سدس	ثلثان
۳ / ۹	۲ / ۶	۲ / ۶	۸ / ۲۴

تیسرا قاعدہ: اگر ایک فریق پر کسر واقع ہو اور ان کے سہام اور عدد رؤوس کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو پورے عدد رؤوس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اور اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عدد رؤوس کو عول میں ضرب دیں گے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

اصل مسئلہ میں ضرب دینے کی مثال......

مسئلہ ۶ × ۵ = ۳۰ — عدد مضروب ۵

میت: ناصر

أب	أم	۵ بنات
سدس	سدس	ثلثان
۱ / ۵	۱ / ۵	۴ / ۲۰

عول میں ضرب دینے کی مثال......

مسئلہ ۶ عـــ۷ × ۵ = ۳۵   عدد مضروب ۵

میـــت ــــــــــــــــــــــــــــــ خالدہ

زوج	۵/اخوات لاب وام
نصف	ثلثان
۳/۱۵	۴/۲۰

وضاحت: مسئلے میں سہام اور رؤوس میں تباین ہے اس لئے کل عدد رؤوس پانچ کو عول میں ضرب دیدیا گیا اور مسئلے کی تصحیح پینتیس (۳۵) سے ہوئی۔

وہ قواعد جو رؤوس اور رؤوس کے درمیان جاری ہوتے ہیں

قواعد کے اجراء سے پہلے یہ بات جان لینی چاہیئے کہ جن طائفوں یعنی فریقوں پر کسر واقع ہوگا تو ان کے عدد رؤوس اور سہام کے درمیان نسبت دیکھیں گے، اگر تداخل ہو تو ایسی صورت میں داخلِ رؤوس کو اگر توافق ہو تو وفق رؤوس کو تباین ہو تو کل عدد رؤوس کو ایک طرف محفوظ کرلیں گے پھر ان محفوظ کردہ اعداد میں نسبت دیکھ کر چار قواعد جاری کریں گے۔

قاعدہ نمبر (۱) اگر کئی فریقوں میں سہام میں کسر واقع ہو تو اولاً اعداد محفوظ کریں گے، مذکورہ تفصیل کے مطابق پھر اعداد محفوظہ میں اگر تماثل کی نسبت ہو تو کسی ایک کو اصل مسئلہ میں یا عول میں ضرب دیدیا جائے گا۔

اصل مسئلہ میں ضرب دینے کی مثال......

مسئلہ ۶ × ۳ = ۱۸   عدد مضروب ۳

میـــت ــــــــــــــــــــــــــــــ راشد

۶ بنات	۳ جدات	۳ اعمام
ثلثان	سدس	عصبہ
۴/۱۲	۱/۳	۱/۳

اعداد محفوظہ ۳، ۳، ۳

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

وضاحت: فریقِ اول کے سہام اور عدد رؤوس میں توافق بالنصف ہونے کی بنا پر وفق رؤوس تین کو محفوظ کرلیا پھر فریق ثانی میں تین عدد رؤوس کو تباین کی بنا پر اسی طرح سے فریق ثالث میں بھی تین عدد رؤوس کو تباین کی بنا پر محفوظ کرلیا اور اعداد محفوظہ میں تماثل ہے اسلئے ایک (تین) کو اصل مسئلہ میں ضرب دیدیا گیا۔

عول میں ضرب دینے کی مثال......

مسئلہ ۶ ع ۸ × ۳ = ۲۴

میــــــت بشری

عدد مضروب ۳

زوج	۳ر جدات	۶ر اخوات
نصف	سدس	ثلثان
۳/۹	۱/۳	۴/۱۲

اعداد محفوظہ ۳ ، ۳

قاعدہ نمبر (۲) اگر کئی جماعتوں پر کسر واقع ہو اور محفوظ کردہ اعداد میں تداخل ہو تو سب سے بڑے عدد کو اصل مسئلہ میں اور اگر عول ہو تو عول میں ضرب دیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۲ × ۱۲ = ۱۴۴

میــــــت نعمان

عدد مضروب ۱۲

۴ر زوجہ	۳ر جدہ	۱۲ر اعمام
ربع	سدس	عصبہ
۳/۳۶	۲/۲۴	۷/۸۴

اعداد محفوظہ ۴ ، ۳ ، ۱۲

وضاحت: مسئلہ مذکورہ میں مسئلہ بارہ سے بنا، چار زوجہ کو تین سہام ملے، اور تین جدات کو دو، اور بارہ اعمام کو سات سہام، پھر تینوں فریقوں کے سہام میں کسر واقع ہے اسلئے نسبت دیکھی گئی، تینوں فریقوں کے سہام اور اعداد رؤس میں تباین ہے اس لئے اعداد رؤس کو محفوظ کیا، پھر اعداد محفوظہ میں تداخل کی نسبت ہے اس لئے سب سے بڑے عدد (بارہ) کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا اور مسئلے کی تصحیح ایک سو چوالیس سے ہوئی۔

Website: MadarseWale.blogspot.com
Website: NewMadarsa.blogspot.com

قاعدہ نمبر (۳) اگر وارثوں کی کئی جماعتوں کے سہام میں کسر واقع ہو اور محفوظ کردہ اعداد میں توافق ہو تو ایک کے وفق کو دوسرے کے کل میں ضرب دیا جائے گا پھر حاصل ضرب اور تیسرے عدد میں نسبت دیکھی جائے گی، اگر ان دونوں میں بھی توافق ہو تو ایک کے وفق کو دوسرے کے کل میں ضرب دیا جائے گا۔ اور اگر تباین ہو تو بعینہ ایک کو دوسرے کے کل میں ضرب دیدیا جائے گا پھر حاصل ضرب اور چوتھے عدد میں نسبت دیکھی جائے گی توافق کی صورت میں ایک کو دوسرے کے وفق میں اور تباین کی صورت میں ایک کو دوسرے کے کل میں ضرب دیا جائے گا اور اسی طرح سے آخر تک پھر آخر میں

حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں اور اگر عول ہو تو عول میں ضرب دے دیا جائے گا۔ مثلاً......

مسئلہ ۲۴ × ۱۸۰ = ۴۳۲۰ عدد مضروب ۱۸۰

میت: بشیر

۴ / زوجہ	۱۸ / بنات	۱۰ / جدہ	۶ / اعمام
ثمن	ثلثان	سدس	عصبہ
۳ / ۵۴۰	۱۶ / ۲۸۸۰	۴ / ۷۲۰	۱ / ۱۸۰

اعداد محفوظہ ۴، ۹، ۵، ۶

۱۸۰، ۹۰، ۳۰

قاعدہ نمبر (۴) اگر کئی جماعتوں پر کسر واقع ہو اور محفوظ کردہ اعداد میں تباین ہو تو ایک کو دوسرے کے کل میں ضرب دیا جائے گا پھر حاصل ضرب اور تیسرے عدد میں نسبت دیکھی جائیگی، ان دونوں میں بھی تباین ہو تو حاصل ضرب کو تیسرے کے کل میں ضرب دیا جائے گا اور اگر توافق ہو تو تیسرے کے وفق میں ضرب دیا جائے گا۔ پھر حاصلِ ضرب اور چوتھے عدد میں نسبت دیکھی جائے گی اور وہی عمل کیا جائے گا جو اس سے پہلے کیا گیا ہے پھر اسی طرح سے آخر تک، پھر اس کے بعد میں حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں اور اگر عول ہو تو عول میں ضرب دیا جائے گا۔ مثلاً...........

مسئلہ ۲۴ × ۲۱۰ = ۵۰۴۰ عدد مضروب ۱۸۰

میت: اکرم

۲ / زوجہ	۶ / جدہ	۱۰ / بنات	۷ / اعمام
ثمن	سدس	ثلثان	عصبہ
۳ / ۶۳۰	۴ / ۸۴۰	۱۶ / ۳۳۶۰	۱ / ۲۱۰

اعداد محفوظہ ۲، ۳، ۵، ۷

۲۱۰، ۱۰۵، ۳۵

وضاحت: مذکورہ صورت میں مسئلہ چوبیس ۲۴/ سے بنا، چوبیس میں سے مذکورہ دو بیبیوں کو تین سہام ملے، چھ جدہ کو سدس یعنی چار سہام ملے، دس بنات کو ثلثان یعنی سولہ سہام ملے، سات اعمام کو ایک ملا، پھر چاروں فریقوں کے سہام میں کسر واقع ہوا ہے اسلئے نسبت دیکھنے کے بعد اعداد کو محفوظ کیا پھر اعداد محفوظہ میں تباین تھا اس لیے ہر ایک کل دوسرے کل میں ضرب دیا، حاصلِ ضرب دوسو دس (۲۱۰) نکلا۔ پھر دوسو دس کو اصل مسئلہ چوبیس میں ضرب دیا گیا اور مسئلے کی تصحیح پانچ ہزار چالیس سے ہوئی، پھر عدد مضروب دوسو دس کو ورثاء کے سہام میں ضرب دیدیا گیا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

فصل

(تصحیح میں سے ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ)

تصحیح میں سے ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر فریق کو اصل مسئلہ میں سے جو سہام ملے ہیں ان سہام کو مضروب یعنی اس عدد میں ضرب دیدیا جائے جس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا گیا ہے۔ پس جو حاصل ضرب ہوگا وہی تصحیح میں سے ہر فریق کا حصہ ہوگا۔

ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ: ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر فریق کو عددِ مسئلہ میں سے جو سہام ملے ہیں ان کو ہر فریق کے عدد رؤس پر تقسیم کر دیا جائے۔ پس جو خارج قسمت ہوگا وہی ہر فریق کے ہر فرد کا حصہ ہوگا، یہ طریقہ سب سے آسان اور واضح ہے، مگر مصنف نے اس کو بیان نہیں کیا ہے کیونکہ "عیاں راچہ بیاں" اس کے علاوہ مصنف نے تین طریقے بیان کئے ہیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

پہلا طریقہ: ہر فریق کو اصل مسئلہ میں سے جو سہام ملے ہیں ان کو ان کے عدد رؤس پر تقسیم کیا جائے گا پھر خارج قسمت کو مضروب میں ضرب دیدیا جائیگا۔ حاصل ضرب ہر فرد کا حصہ ہوگا۔

مثلاً......

میت	مسئلہ ۲۴ × ۷ = ۱۶۸	عدد مضروب ۷	صابر
۳/ زوجہ	۲/ جدہ	۴/ بنات	۷/ اعمام
ثمن	سدس	ثلثان	عصبہ
۳	۴	۱۶	۱
۲۱	۲۸	۱۱۲	۷
فی نفر ۷	۱۴	۲۸	۱

وضاحت: بیویوں کے سہام تین کو تین عدد رؤس پر تقسیم کیا خارج قسمت ایک آیا پھر ایک کو مضروب سات میں ضرب دیا، پھر حاصل ضرب سات آیا تو ایک بیوی کو سات ملیں گے۔

اس کے بعد دو جدات کے اصل سہام چار کو دو پر تقسیم کیا، حاصل تقسیم دو آیا پھر دو کو سات میں ضرب دیا حاصل ضرب چودہ آیا لہٰذا ایک جدہ کو چودہ ملیں گے اور اسی طرح باقی ورثاء کی صورت حال ہے۔

دوسرا طریقہ: مضروب کو ہر فریق کے عدد رؤس پر تقسیم کیا جائے پھر خارج قسمت کو ہر فریق کے اصل مسئلے میں سے ملے ہوئے سہام میں ضرب دیا جائے جو حاصل ضرب ہوگا وہ ہر فرد کا حصہ ہوگا۔

مثلاً......

مسئلہ ۱۲ × ۱۲ = ۱۴۴		عدد مضروب ۱۲
میــــــــت		
۴/ زوجہ	۱۲/ اخوات	۳/ اعمام
ربع	ثلثان	عصبہ
۳	۸	۱
۳۶	۹۶	۱۲
فی نفر ۹	۸	۴
اعداد محفوظہ ۴ ، ۶ ، ۳		

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

وضاحت: مثال مذکورہ میں مضروب بارہ کو زوجہ کے عدد رؤس چار پر تقسیم کیا تو خارج قسمت تین آیا پھر اس کو زوجہ کے اصل سہام تین میں ضرب دیدیا حاصل ضرب ۹/ رہو گیا پس ہر بیوی کا حصہ ۹/ ہو گا تصحیح میں سے۔

اسی طرح سے مضروب بارہ کو اخوات کے عدد رؤس بارہ پر تقسیم کیا تو خارج قسمت ایک آیا پھر اس کو اخوات کے سہام آٹھ میں ضرب دیدیا تو حاصل ضرب آٹھ آیا، پس آٹھ ہر بہن کا حصہ ہوگا تصحیح میں سے اسی پر باقی کو قیاس کرلیا جائے۔

تیسرا طریقہ: ہر فریق کے عدد رؤس اور اصلِ مسئلہ میں سے ملے ہوئے سہام میں نسبت دیکھی جائے پھر اسی نسبت کے تناسب سے ہر فرد کو مضروب سے ضرب دیدیا جائے۔ مثلاً مثالِ مذکورہ میں زوجہ کے عدد رؤس اور سہام میں نسبت دیکھی گئی تو تین چار کا تین چوتھائی ہے، لہٰذا مضروب بارہ کا تین چوتھائی (نو) ہر زوجہ کا حصہ ہوگا۔

اور بہن کے عدد رؤس اور سہام میں نسبت دیکھی گئی تو آٹھ بارہ کا دو تہائی ہے لہٰذا مضروب ۱۲/ کا دو تہائی یعنی ۸/ ہر بہن کا حصہ ہوگا۔ اور چچا کے عدد رؤس اور سہام میں نسبت دیکھی گئی تو ایک تین کا ایک تہائی ہے لہٰذا بارہ کا ایک تہائی یعنی چار ہر چچا کا حصہ ہوگا۔

وارثوں اور قرض خواہوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا بیان

کبھی کبھی ترکۂ متعینہ میں سے ہر وارث یا ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کی ضرورت پڑتی ہے، اسی طرح کبھی قرضخواہوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کی نوبت آتی ہے اس فصل میں مصنفؒ نے اسی کے متعلق طریقوں کو بیان کیا ہے۔

طریقہ کا بیان: اگر ترکہ متعینہ میں سے ہر وارث کا حصہ معلوم کرنا ہو تو سب سے پہلے تصحیح اور ترکہ میں نسبت دیکھی جائے، اگر دونوں میں تماثل ہو تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں اور اگر تباین ہو تو ہر وارث کو تصحیح میں سے جو سہام ملے ہیں ان کو کل ترکہ میں ضرب دیدیا جائے، پھر مبلغ (حاصلِ ضرب) کو کل تصحیح پر تقسیم کیا جائے جو خارج قسمت ہوگا وہی ہر وارث کا حصہ ہوگا۔

اور اگر تداخل یا توافق کی نسبت ہو تو ہر وارث کو تصحیح میں سے جو سہام ملے ہیں ان کو ترکہ کے وفق یا داخل میں ضرب دیا جائیگا، پھر حاصلِ ضرب کو تصحیح کے وفق پر تقسیم کر دیا جائیگا۔

ترکہ اور تصحیح کے درمیان تماثل کی مثال......

مسئلہ ۱۲ — ∴ تماثل — ترکہ ۱۲

میـــــت — احمد

زوج	۲ر بنت	عم
ربع	ثلثان	عصبہ
۳	۸	۱

وضاحت: مذکورہ مثال میں ترکہ اور تصحیح کے درمیان تماثل ہے کہ دونوں بارہ ہیں اسلئے کچھ کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔

ترکہ اور تصحیح کے درمیان تباین کی مثال......

مسئلہ ۶ — ∴ تباین — ترکہ ۷

میـــــت — واصل

بنت	بنت	اَب	اُم
ثلـــــثـــــان		سدس	سدس
۲	۲	۱	۱
۲ $\frac{۲}{۶}$	۲ $\frac{۲}{۶}$	۱ $\frac{۱}{۶}$	۱ $\frac{۱}{۶}$

وضاحت: ترکہ میں سے لڑکی کا حصہ معلوم کرنے کے لئے تصحیح میں سے ملے ہوئے سہام دو کو ترکہ سات میں ضرب دیا پھر حاصلِ ضرب (چودہ) کو تصحیح (چھ) پر تقسیم کیا تو خارج قسمت ۲ $\frac{۲}{۶}$ ترکہ میں سے ایک لڑکی کا حصہ ہوا، دوسری لڑکی کو بھی اتنا ہی ملا۔ اَب اور اُم کے حصہ میں یہی عمل جاری کیا گیا اور ہر ایک کو ترکہ میں سے ۱ $\frac{۱}{۶}$ ملے گا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

ترکہ اور تصحیح کے درمیان توافق کی مثال......

مسئلہ ۶ عـ $\frac{۲}{۸}$ — توافق بالربع — ترکہ ۱۲/۳ دینار

میـــــت — خالدہ

زوج	جدہ	اُخت	اُخت
نصف	سدس	ثلـــــثـــــان	
۳	۱	۲	۲
۴ $\frac{۱}{۴}$	۱ $\frac{۱}{۴}$	$\frac{}{۳}$	$\frac{}{۳}$

وضاحت: اس مثال میں تصحیح اور ترکہ کے درمیان توافق بالربع کی نسبت ہے، ترکہ کا وفق تین اور تصحیح کا وفق دو ہے۔

شوہر کے سہام تین کو ترکہ کے وفق تین میں ضرب دیا، حاصلِ ضرب نو ہوا اس کو تصحیح کے وفق دو پر تقسیم کیا گیا تو خارج قسمت ۴½ نکلا، یہی شوہر کا ترکہ میں سے حصہ ہے۔ اور دادی کے سہام ایک کو ترکہ کے وفق تین میں ضرب دیا پھر حاصلِ ضرب تین کو تصحیح کے وفق دو پر تقسیم کیا تو خارج قسمت ۱½ نکلا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

بہن کے سہام دو کو ترکہ کے وفق تین میں ضرب دیا پھر حاصلِ ضرب چھ کو تصحیح کے وفق دو پر تقسیم کیا تو خارج قسمت تین نکلا، ایک بہن کا ترکہ میں سے اتنا ہی حصہ ہوگا، دوسری بہن کو بھی اتنا ہی ملے گا۔

ترکہ اور تصحیح کے درمیان تداخل کی مثال جس میں تصحیح کا عدد زیادہ ہو......

مسئلہ ٦ ع ۸/۲ — تداخل — ترکہ ۴/۱ دینار

میت: طاہرہ

زوج	جدہ	اُخت	اُخت
نصف	سدس	ثلثان	
۳	۱	۲	۲
۱ ۱/۲	۱/۲	۱	۱

وضاحت: اس مثال میں تصحیح آٹھ اور ترکہ چار میں تداخل ہے اور تصحیح کا عدد ترکہ کے عدد سے زیادہ ہے اور آٹھ کا دخل دو ہے، شوہر کو تصحیح میں سے ملے ہوئے سہام تین کو اس کے دخل دو پر تقسیم کیا حاصل قسمت ڈیڑھ آیا، دادی کو ملا ہوا ایک دخل پر تقسیم کیا گیا تو حاصل آدھا آئے گا اور بہنوں کو ملے ہوئے دو کو دو پر تقسیم کیا گیا تو حاصل ایک ایک آئے گا۔

تداخل میں ترکہ کا عدد زیادہ ہونے کی مثال......

مسئلہ ٦ . ۸/۱ — تداخل — ترکہ ۱٦/۲ دینار

میت: نسیمہ

زوج	اُخت	اُم
نصف	نصف	ثلث
۳	۳	۲
٦	٦	۴

وضاحت: اس مثال میں تصحیح اور ترکہ کے درمیان تداخل کی نسبت ہے اور ترکہ کا عدد زیادہ ہے اور آٹھ دو مرتبہ سولہ کو فنا کرتا ہے، پس ترکہ کا دخل دو ہے، پس ہر وارث کو تصحیح میں سے ملے ہوئے سہام کو دو میں ضرب دیا گیا تو تمام ورثاء کے سہام دوگنا ہو گئے۔

فائدہ : ترکہ متعینہ میں سے ہر وارث کا حصہ معلوم کرنے کا جو طریقہ اوپر بیان کیا گیا ہے وہی ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ ہے، دونوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ پہلی صورت میں ہر وارث کے سہام کو ضرب دیا جائے گا اور دوسری صورت میں ہر فریق کے سہام کو ضرب دیا جائے گا۔

قرض خواہوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ

قرض خواہوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب قرض خواہ متعدد ہوں اور مجموعِ دیون ترکہ سے زیادہ ہو، کیونکہ اس صورت میں قرض خواہوں کو ان کے قرضوں کے حساب سے ترکہ دیا جاتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ قرض خواہوں کو وارثوں کی جگہ اور ان کے دیون کو سہام کی جگہ لکھا جائے، اور دیون کا مجموعہ مسئلہ کی جگہ لکھا جائے اس کے بعد مجموعِ دیون اور ترکہ میں نسبت دیکھی جائے، اگر تباین ہو تو ہر قرض خواہ کے دین کو کل ترکہ میں ضرب دیکر تصحیح (مجموعِ دیون) پر تقسیم کیا جائے اور اگر دونوں میں توافق یا تداخل ہو تو ہر قرض خواہ کے قرضہ کو ترکہ کے وفق میں ضرب دیدیا جائے اور پھر تصحیح یعنی مجموعِ دیون پر تقسیم کیا جائے جو خارج قسمت ہوگا وہی ہر قرض خواہ کا حصہ ہوگا۔

ترکہ اور مجموع الدیون کے درمیان تباین کی مثال......

مجموع الدیون ۱۵ مسئلہ	تباین	ترکہ ۱۳ روپے
قرضخواہ راشد (۱۰ روپے)		ماجد (۵ روپے)
$8\frac{10}{15}$		$4\frac{5}{15}$

وضاحت: ہر قرض خواہ کے قرضہ کو ترکہ تیرہ میں ضرب دیکر مجموع الدیون (پندرہ) پر تقسیم کیا گیا تو ترکہ سے ہر قرض خواہ کا حصہ نکل آیا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

ترکہ اور مجموع الدیون کے درمیان توافق کی مثال......

مجموع الدیون ۱۵/۵ مسئلہ	توافق بالثلث	ترکہ ۹/۳ روپے
قرضخواہ خالد (۱۰ روپے)		امجد (۵ روپے)
۶ر روپے		۳ر روپے

وضاحت: ہر قرض خواہ کے قرضہ کو ترکہ کے وفق میں ضرب دیکر مجموع الدیون پندرہ کے وفق (پانچ) پر تقسیم

کیا گیا تو ترکہ سے ہر قرض خواہ کا حصہ نکل آیا۔

ترکہ اور مجموع الدیون کے درمیان تداخل کی مثال......

مسئلہ مجموع الدیون ۱۵/۳	تداخل	ترکہ ۵ روپے
قرضخواہ محمد قاسم (۱۰ روپے)		محمد ہاشم (۵ روپے)
۳ $\frac{۱}{۳}$		۱ $\frac{۲}{۳}$

وضاحت: پندرہ اور پانچ میں تداخل ہے، پانچ تین مرتبہ پندرہ کو فنا کرتا ہے، پس پندرہ کا دخل ۳ر ہے۔ قاسم کے قرضہ ۱۰ ر کو تین سے تقسیم کیا گیا تو اس کا حصہ ترکہ میں سے ۳ $\frac{۱}{۳}$ ہوگا اور ہاشم کے قرضہ کو ۳ر سے تقسیم کیا گیا تو اس کا حصہ ترکہ میں سے ۱ $\frac{۲}{۳}$ ہوگا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

اگر ترکہ میں کسر واقع ہو جائے

اگر ترکہ میں کسر واقع ہو یعنی نصف $\frac{۱}{۲}$ یا چوتھائی $\frac{۱}{۴}$ یا تہائی $\frac{۱}{۳}$ وغیرہ ہو تو ایسی صورت میں ترکہ اور تصحیح دونوں کو پھیلا دینگے، اور پھیلانے کا طریقہ یہ ہے کہ ترکہ میں جو عدد پورے ہوں ان کو کسر کے مخرج میں ضرب دیا جائے پھر حاصل ضرب میں کسر کو جوڑ دیا جائے اور اس کے بعد عددِ تصحیح کو بھی کسر کے مخرج میں ضرب دیدیا جائے اور حاصل ضرب کو تصحیح کی جگہ لکھا جائے اور اس کے بعد دونوں میں نسبت دیکھی جائے اور پہلے والا عمل کیا جائے، یعنی توافق کی صورت میں ہر وارث کے سہام کو ترکہ کے وفق میں ضرب دیں گے، پھر حاصلِ ضرب کو تصحیح کے وفق پر تقسیم کیا جائے، اور تباین کی صورت میں ہر وارث کے سہام کو کل ترکہ میں ضرب دیں گے، پھر حاصل ضرب کو کل تصحیح پر تقسیم کردیں گے تو خارجِ قسمت دونوں صورتوں میں ہر وارث کا ترکہ میں سے حصہ ہوگا۔ مثلاً.........

مسئلہ ۶ مبسوطہ ۱۲/۴	توافق بالثلث	ترکہ (۷ $\frac{۱}{۲}$) مبسوطہ ۱۵/۵	
زوج	اُم	اَب	نسیمہ
نصف	ثلث باقی	عصبہ	
۳	۱	۲	
ترکہ سے حصے: ۳ $\frac{۳}{۴}$	۱ $\frac{۱}{۴}$	۲ $\frac{۲}{۴}$	

وضاحت: نصف کا کسر ختم کرنے کیلئے مذکورہ مسئلہ میں سات کو دو (کسر کے مخرج) میں ضرب دیا اور حاصلِ

ضرب (چودہ) میں مقدار کسر (ایک) کو جوڑ دیا تو کل ترکہ پھیل کر پندرہ ہوگیا۔ پھر تصحیح (چھ) کو کسر کے مخرج (دو) میں ضرب دیا تو حاصلِ ضرب (بارہ) ہوا یعنی تصحیح (چھ) پھیل کر بارہ ہوگئی، پھر بارہ اور پندرہ میں توافق بالثلث ہے اور پندرہ کا وفق پانچ اور بارہ کا وفق چار ہے۔ اس کے بعد ہر وارث کے حصہ کو ترکہ کے وفق میں ضرب دیکر مسئلہ کے وفق پر تقسیم کردیا گیا اور ترکہ سے ہر وارث کا حصہ نکل گیا۔ تباین کی مثال ....

مسئلہ ۶ مبسوطہ ۲۴	تباین	ترکہ (۶ $\frac{1}{4}$) مبسوطہ ۲۵
میت		حامدہ
زوج	أم	أب
نصف	ثلث باقی	عصبہ
۳	۱	۲
ترکہ سے حصے: ۳ $\frac{3}{24}$	۱ $\frac{1}{24}$	۲ $\frac{2}{24}$

وضاحت: مذکورہ مسئلہ ترکہ کے کسر کو ختم کرنے کیلئے چھ کو کسر کے مخرج (چار) میں ضرب دیا، پھر حاصلِ ضرب ۲۴/ میں مقدار کسر کو جوڑ دیا گیا تو ترکہ پھیل کر پچیس ہوگیا، پھر مسئلہ کو بھی چار میں ضرب دیا گیا اس لئے مسئلہ پھیل کر ۲۴/ ہوگیا اور پھر پچیس وچوبیس میں تباین کی نسبت ہے اسلئے ہر وارث کے سہام کو کل ترکہ ۲۵/ میں ضرب دیکر ۲۴/ سے تقسیم کردیا گیا۔

تخارج کا بیان

تخارج کے لغوی معنی: تخارج خروج سے بنا ہے بمعنی تقسیم کرنا، صلح کرنا۔

اصطلاحی تعریف: تَصَالُحُ الوَرَثَةِ علی اِخراجِ بَعْضِهِمْ عَنِ الْمِيْرَاثِ بِشَيْئٍ یعنی کسی وارث کا ترکہ میں سے کوئی معین چیز لیکر اپنے حصہ سے دست بردار ہوجانا، بالفاظِ دیگر کسی وارث کا اپنے حصہ کے عوض ترکہ میں سے کسی معین چیز پر صلح کرنا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

تخارج کا شرعی حکم: اگر کوئی وارث ایسا کرنا چاہے تو یہ شرعاً جائز ہے بشرطیکہ تمام ورثاء اس پر راضی ہوں۔

تخارج کا قاعدہ: یہ ہے کہ جب کوئی وارث صلح کرے تو اولاً تمام ورثاء لکھ کر مسئلہ کی تصحیح کرلی جائے پھر صلح کرنے والے کا حصہ گھٹا دیا جائے، گھٹانے کے بعد باقی ماندہ سہام پر ترکہ تقسیم کیا جائے۔

مثلاً............

مسئلہ ٦-٣=٣

میـ ——— خدیجہ

زوج	أم	عم
نصف	ثلث کل	عصبہ
٣	٢	١

وضاحت: اس مثال میں شوہر مصالح ہے، وہ تمام ورثاء کی رضا مندی سے اپنے ذمہ مہر کے باقی رہنے کی وجہ سے اپنے حصہ وراثت سے دست بردار ہوگیا، لہٰذا شوہر سمیت تمام ورثاء لکھ کر مسئلہ کی تصحیح کی گئی پھر تصحیح کے عدد چھ میں سے شوہر کے حصے (تین) کو گھٹا دیا گیا، بعدازاں باقی ماندہ تین میں سے ماں کو اور چچا کو ایک دیدیا گیا۔

تنبیہ: اس مسئلہ میں اُم کو ثلث کل دیں گے چوں کہ شوہر بعد میں نکل جائے گا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

دوسری مثال............

مسئلہ ٨×٤=٣٢-٧=٢٥

میـ ——— ذکی

زوجہ	ابن	ابن	ابن	ابن
ثمن	عصبہ			
١	٧	٧ ٧/٢٨	٧	٧

وضاحت: مذکورہ مسئلہ میں بتیس سے مسئلے کی تصحیح ہوئی پھر ابن مصالح کا حصہ ختم کر کے اس کو تصحیح میں سے گھٹا دیا گیا، باقی ماندہ پچیس کو ورثہ پر تقسیم کیا گیا، پچیس میں سے چار بیوی کو اور باقی ہر ہر لڑکے کو سات سات ملے۔

رد کا بیان

لغوی معنی: رَدَّ یَرُدُّ رَدًّا باب نصر لوٹانا، واپس کرنا۔

اصطلاحی تعریف: اگر اصحاب الفرائض کو حصہ دینے کے بعد کچھ مال بچ جائے اور اس کا کوئی مستحق عصبات میں سے نہ ہو تو اس بچے ہوئے مال کو ذوی الفروض نسبی پر ان کے حصوں کے بقدر لوٹانا۔ اس کو اصطلاح میں رد کہتے ہیں۔

فائدہ: رد عول کی ضد ہے، عول سے تو مخرج بڑھ جاتا ہے اور رد سے مخرج گھٹ جاتا ہے۔ جن لوگوں پر رد ہوتا ہے ان کو ''من یرد علیہ'' کہتے ہیں، اور وہ ذوی الفروض نسبی ہیں۔ اور ذوی الفروض غیر نسبی یعنی زوجین ان پر رد نہیں ہوتا ہے ان کو ''من لا یرد علیہ'' کہتے ہیں۔

رد کے سلسلے میں ائمہ کے مذاہب

جمہور صحابۂ کرامؓ اور ائمہ احناف کا مسلک یہ ہے کہ زوجین کے علاوہ تمام اُصحاب الفرائض پر رد ہوگا، لیکن صحابی

رسولؐ حضرت زید بن ثابتؓ اس کے قائل نہیں ہیں، ان کے یہاں تو ذوی الفروض کو دینے کے بعد باقی ماندہ مال بیت المال میں رکھ دیا جائیگا۔ حضرت امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی مسلک ہے۔

لیکن متاخرین شوافع نے بیت المال کے غیر منظم ہونے کی شکل میں حنفیہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ امام مالکؒ کی بھی ایک روایت احناف کے مسلک کے مطابق ہے۔ (ردالمختار)

رد کے مسائل کے اقسام

جاننا چاہئے کہ رد کے مسائل کی چار صورتیں ہیں بالفاظ دیگر رد کے چار قاعدے ہیں۔

ردکا پہلا قاعدہ: یہ ہے کہ ''من یردعلیہ'' کی صرف ایک جنس ہو، اور ''من لا یردعلیہ'' میں سے کوئی نہ ہو تو مسئلہ ''من یردعلیہ'' کے عدد روس سے بنے گا۔

مثال① میت ـــ مسئلہ ۲ ـــ طاہر
بنت: ۱ ، بنت: ۱

مثال② میت ـــ مسئلہ ۲ ـــ صابر
اُخت: ۱ ، اُخت: ۱

مثال③ میت ـــ مسئلہ ۲ ـــ خالد
جدہ: ۱ ، جدہ: ۱

دوسرا قاعدہ: یہ ہے کہ ''من یردعلیہ'' کی ایک سے زیادہ جنس ہو اور ''من لا یردعلیہ'' میں سے کوئی نہ ہو تو مسئلہ ''من یردعلیہ'' کے سہام سے بنے گا۔ مثلاً اگر مسئلہ میں دو سدس ہوں تو مسئلہ دو سے بنے گا، اور اگر مسئلہ میں ثلث و سدس ہوں تو مسئلہ تین سے بنے گا اور اگر مسئلہ میں نصف اور سدس ہو تو مسئلہ چار سے بنے گا۔ اور اگر ثلثان و سدس، یا نصف اور دو سدس، یا نصف اور ثلث ہو تو مسئلہ پانچ سے بنے گا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(۱) دو سدس کی مثال: میت ـــ مسئلہ ۲ ـــ حامد
جدہ: سدس ۱ ، اُخت لأم: سدس ۱

(۲) ثلث و سدس کی مثال: میت ـــ مسئلہ ۳ ـــ ناصر
۲ / اخت لأم: ثلث ۲ ، أم: سدس ۱

(۳) نصف و سدس کی مثال: میت ـــ مسئلہ ۴ ـــ عامر
بنت: نصف ۳ ، بنت الابن: سدس ۱

(۴) نصف اور دو سدس کی مثال: میت ـــ مسئلہ ۵ ـــ خالد
بنت: نصف ۳ ، بنت الابن: سدس ۱ ، أم: سدس ۱

(۵) نصف اور ثلث کی مثال: میت ـــ مسئلہ ۵ ـــ طاہر
اُخت: نصف ۳ ، أم: ثلث ۲

تیسرا قاعدہ: ''من یرد علیہ'' کی صرف ایک جنس ہو اس کے ساتھ ''من لا یرد علیہ'' میں سے بھی کوئی ہو تو ایسی صورت میں ''من لا یرد علیہ'' کو اس کے فرض کے مخرج سے مسئلہ بنا کر اس کا مقررہ حصہ دیدیا جائیگا۔ پھر دیکھا جائیگا کہ باقی ماندہ سہام ''من یرد علیہ'' کی تعداد پر صحیح صحیح تقسیم ہو جاتے ہیں یا نہیں۔ اگر ہو جاتے ہیں تب تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، جیسے شوہر اور تین لڑکیاں، اور اگر صحیح صحیح تقسیم نہ ہو تو مابقیہ اور من یرد علیہ کے درمیان نسبت دیکھی جائے گی، توافق کی صورت میں ''من یرد علیہ'' کے عدد روس کے وفق کو اور تباین کی صورت میں کل عدد روس کو ''من لا یرد علیہ'' کے فرض کے مخرج میں ضرب دیدیا جائیگا۔ پھر سب کے سہام میں ضرب دیدیا جائے گا۔

مابقیہ کے من یرد علیہ کے عدد روس پر صحیح صحیح تقسیم ہونے کی مثال.........

میت — مسئلہ ۴ — باقی ۳ — ریحانہ

زوج	۳/ بنات
ربع	ثلثان
۱	۳

وضاحت: اس مثال میں زوج کے فرض کے مخرج (چار) سے مسئلہ بنا کر شوہر کو ایک دیدیا گیا مابقیہ تین ہیں، اتفاق سے لڑکیاں بھی تین ہیں تو مابقیہ تینوں لڑکیوں کو دیدیا گیا۔

مابقیہ کے صحیح تقسیم نہ ہونے کی صورت میں مابقیہ اور من یرد علیہ کے درمیان توافق کی مثال.........

میت — مسئلہ ۴ ف ۸ — باقی ۳ — عفیفہ

زوج	۶/ بنات	
ربع	ثلثان	۳/۶
۱/۲	۶	

وضاحت: مسئلہ زوج کے فرض کے مخرج چار سے بنا پھر شوہر کو ایک دیدیا گیا باقی تین چھ بنات کو اور مابقیہ من یرد علیہ کے عدد روس پر پورے پورے تقسیم نہیں ہوتے ہیں اور مابقیہ من یرد علیہ عدد روس کے درمیان توافق کی نسبت ہے اس لئے عدد روس کے وفق دو کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا گیا، حاصل ضرب آٹھ ہو گیا پھر دو کو سہام میں ضرب دیا گیا۔

مابقیہ اور من یرد علیہ کے درمیان تباین کی مثال.........

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

میت — مسئلہ ۴ ف ۲۰ — باقی ۳ — حمیدہ

زوج	۵/ بنات	
ربع	ثلثان	۳/۱۵
۱/۵	۱۵	

وضاحت: باقی تین اور لڑکیوں کے عدد رؤس میں تباین ہے، اسلئے کل عدد رؤس (پانچ) کو اصل مسئلہ چار میں ضرب دیا، بیس سے تصحیح ہوئی پھر پانچ کو شوہر کے حصہ (ایک) میں ضرب دیا گیا، پھر اسی طرح سے بنات کے حصہ (تین) میں ضرب دیا گیا، جس کی بنا پر ان کو پندرہ ملیں گے۔

چوتھا قاعدہ: یہ ہے کہ من یرد علیہ کی ایک سے زیادہ جنس ہوں، اور اس کے ساتھ من لا یرد علیہ بھی ہو تو ایسی صورت میں من لا یرد علیہ کے فرض کے مخرج سے مسئلہ بنا کر حصہ دے دیا جائے گا، اور من یرد علیہ کا مسئلہ ان کے سہام سے بنایا جائے گا، پھر دیکھا جائے گا باقی ماندہ سہام من یرد علیہ کے مسئلہ پر ٹھیک ٹھیک تقسیم ہو جاتے ہیں یا نہیں، اگر ہو جاتے ہیں تو مابقیہ من یرد علیہ کو دے دیا جائیگا، اور من لا یرد علیہ کا مخرج ہی من یرد علیہ کا مخرج ہوگا، اور اس کی صرف ایک مثال ہے اور وہ یہ ہے کہ بیوی کو ربع دیدیا جائے اور من یرد علیہ کا مسئلہ تین سے بنے، جیسے بیوی، چار دادیاں، اور چھ اخیافی بہنیں، اور اگر من لا یرد علیہ کو دینے کے بعد مابقیہ من یرد علیہ پر پورے پورے تقسیم نہ ہوں تو پھر من یرد علیہ کے مسئلہ کو من لا یرد علیہ کے فرض کے مخرج میں ضرب دیدیا جائے گا اور اس کے بعد من لا یرد علیہ کے سہام کو مضروب یعنی من یرد علیہ کے مسئلہ میں اور من یرد علیہ کے سہام کو باقی ماندہ سہام میں ضرب دیا جائیگا، اس کے بعد اگر تصحیح کی ضرورت ہو تو تصحیح بھی کی جائے گی۔

مابقیہ کے پورے طور پر تقسیم ہونے کی مثال.........

میت — مسئلہ ۴ / ۴۸ — باقی ۳ — مسئلہ ۶ رد ۳ — مضروب ۱۲ — ناصر

زوجہ	۴/ جدہ	۶/ أخت لأم
ربع	سدس	ثلث
۱ / ۱۲	۱ / ۱۲	۲ / ۲۴

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

اعداد محفوظہ ۴ ، ۳
۱۲

مابقیہ کے من یرد علیہ کے مسئلہ پر پورے طور پر تقسیم نہ ہونے کی مثال.........

میت — مسئلہ ۸ / ۴۰ / ۱۴۴۰ — مابقیہ ۷ — مسئلہ ۶ رد ۵ — مضروب ۳۶ — خالد

۴/ زوجات	۹/ بنات	۶/ جدات
ثمن	ثلثان	سدس
۱ / ۵ / ۱۸۰	۴ / ۲۸ / ۱۰۰۸	۱ / ۷ / ۲۵۲

اعداد محفوظہ ۴/۲ ، ۹/۳ ، ۶
۳۶ ، ۱۸ ،

مقاسمۃ الجد کا بیان

مقاسمۃ: باب مفاعلۃ کا مصدر ہے، قسمت سے مشتق ہے، لغوی معنی ہیں آپس میں تقسیم کرنا۔

اصطلاحی تعریف: علم فرائض کی اصطلاح میں دادا اور بھائی بہنوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا نام مقاسمۃ الجد ہے۔

فائدہ: جاننا چاہئے کہ باپ کی وجہ سے ہر قسم کے بھائی بہن محروم ہو جاتے ہیں، بالاتفاق اسی طرح سے اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو دادا کی وجہ سے بھی اخیافی بھائی بہن بالاتفاق محروم ہو جاتے ہیں، لیکن دادا کے موجود ہونے کی وجہ سے عینی اور علاتی بھائی بہنوں کے محروم ہونے میں اختلاف ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دادا کی وجہ سے جس طرح اخیافی بھائی بہن محروم ہوتے ہیں اسی طرح عینی اور علاتی بھائی بہن بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ صحابۂ کرام میں سے حضرت ابوبکرؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور دیگر بہت سارے صحابۂ کرام کا یہی قول ہے اور فتویٰ بھی اسی قول پر دیا گیا ہے۔ اس کے برخلاف حضرات صاحبین امام شافعیؒ امام احمدؒ امام مالکؒ کے نزدیک دادا کی وجہ سے عینی اور علاتی بھائی بہن محروم نہیں ہوتے بلکہ یہ بھی وارث بنتے ہیں۔ حضرت زید بن ثابتؓ اور عبداللہ ابن مسعودؓ کا یہی مسلک ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

اس باب میں مصنف علیہ الرحمہ نے اسی دوسرے قول کی تشریح بیان کی ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ جد کے ساتھ عینی اور علاتی بھائی بہن کے وارث ہونے کی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: جد کے ساتھ عینی اور علاتی بھائی بہن کے علاوہ کوئی اور وارث نہ ہو۔

دوسری صورت: جد کے ساتھ عینی اور علاتی بھائی بہن کے علاوہ کوئی اور وارث اصحاب الفرائض میں سے بھی ہو۔

پہلی صورت کا حکم: جب کہ جد کے ساتھ عینی اور علاتی بھائی بہن کے علاوہ کوئی اور وارث اصحاب الفرائض میں سے نہ ہو تو ایسی صورت میں مقاسمۃ اور ثلث کل میں سے جو بہتر ہوگا وہ دادا کو دیا جائے گا، یعنی اگر ثلث کل زیادہ ہے تو جد کو ثلث کل دیں گے۔ اور اگر مقاسمہ بہتر ہوگا تو بطور مقاسمے کے دیا جائیگا۔ اور مقاسمہ کا مطلب یہ ہے کہ جد کو ایک بھائی فرض کر کے ترکہ تقسیم کیا جائے گا۔

مقاسمہ کے بہتر ہونے کی مثال:

(۱) میت مسئلہ ۲ — خالد

جد	أخ
عصبہ	عصبہ
۱	۱

(۲) میت مسئلہ ۳ — ساجد

جد	أخ
ثلث کل	عصبہ
۱	۲

وضاحت: اس مثال میں جد کیلئے مقاسمہ کی صورت بہتر ہے کیونکہ مقاسمہ کی صورت میں جد کو ایک بھائی فرض کر کے کل عدد روٗس دو سے مسئلہ بنا کر ایک جد کو دے دیا جائے گا۔ اور اگر ثلث کل دیا جائے تو تین سے مسئلہ بنا کر ایک جد کو اور دو اُخ کو دے جائیں گے، اور ظاہر ہیکہ تین میں سے ایک $\frac{1}{3}$ کم ہے $\frac{1}{2}$ کے مقابلے میں۔

ثلث کل کے بہتر ہونے کی مثال.........

(۱) میـ‍ـت مسئلہ ۳ × ۳ = ۹ — نعمان

جد	۳/ اُخ
ثلث کل	عصبہ
$\frac{1}{3}$	$\frac{2}{3}$

(۲) میـ‍ـت مسئلہ ۴ — امجد

جد	۳/ اُخ
عصبہ	عصبہ
۱	۳

وضاحت: اس مثال میں جد کیلئے ثلث کل بہتر ہے کیونکہ اس صورت میں تین سے مسئلہ بنا کر "ایک" جد کو دیا گیا اور باقی بھائیوں کو، اور اگر مقاسمہ کے طور پر جد کو دیا جائے تو چار سے مسئلہ بنا کر ایک جد کو دیا جائے گا اور ظاہر ہے کہ چار میں سے ایک کم ہے تین میں سے ایک کے مقابلے میں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

فائدہ: عینی بھائی بہن کے ہوتے ہوئے علاتی بھائی بہن اگرچہ محروم ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود دادا کا حصہ کم کرنے کے لئے عینی بھائی بہن کے ساتھ علاتی بھائی بہن کو بھی تقسیم ترکہ میں شامل کر لیا جاتا ہے، پھر جب جد اپنا حصہ لے لیتا ہے تو علاتی بھائی بہن درمیان سے خالی ہاتھ نکل جاتے ہیں اور سارا مال عینی بھائی بہن لے لیتے ہیں۔

البتہ اگر عینی بہن تنہا ہو اور اسکے ساتھ علاتی بھائی بہن بھی ہو تو عینی بھائی بہن اور جد کو حصہ دینے کے بعد اگر کچھ بچے گا تو علاتی بھائی بہنوں کو دیدیا جائے گا، اور اگر نہ بچے تو نہیں دیا جائیگا۔

میـ‍ـت مسئلہ ۳ — خالد

جد	اُخ	اُخ لأب
۱	۱	۱ محروم

۱ + ۱ = ۳

میـ‍ـت مسئلہ ۵ — خویلد

جد	اُخ	اُخت لأب
۲	۲	۱ محروم

۲ + ۱ = ۳

مابقیہ کے دینے کی مثال:

میـ‍ـت مسئلہ ۵ × ۲ = ۱۰ × ۲ = ۲۰ — راشد

جد	اُخت لأب وأم	۲/ اُخت لأب
عصبہ	نصف	مابقیہ
$\frac{2}{4}$	۲ $\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$
۸	$\frac{5}{10}$	$\frac{1}{2}$

میـ‍ـت مسئلہ ۴

جد	اُخت لأب وأم	اُخت لأب
۲	۲	محروم

وضاحت: پہلی صورت میں جد کیلئے مقاسمہ بہتر ہے اسلئے جد کو ایک بھائی فرض کیا گیا اور ایک بھائی دو بہنوں کے قائم مقام ہوتا ہے، پس کل عدد رؤس پانچ ہو گئے، لہٰذا پانچ سے مسئلہ بنا کر دو جد کو دیدیا اور عینی بہن اپنے فرض کے بقدر یعنی نصف کا مستحق ہے، مگر پانچ کا نصف بغیر کسر کے نہیں نکل سکتا اسلئے نصف کے مخرج یعنی دو کو اصل مسئلہ میں ضرب دیدیا تو حاصل ضرب دس ہو گیا، اب دس میں سے چار جد کو ملیں گے، اور نصف یعنی پانچ عینی بہن کو اور باقی ایک علاتی بہن کو ملے گا، اور علاتی بہنیں چونکہ دو ہیں 'ایک' ان پر صحیح صحیح تقسیم نہیں ہوسکتا اسلئے ان کے عدد رؤس دو کو دس سے ضرب دیا جائیگا۔ پس تصحیح بیس سے ہوگی، جن میں سے آٹھ جد کو، دس عینی بہن کو اور دو علاتی بہنوں کو ملیں گی۔ اور دوسری مثال میں بھی مقاسمہ جد کیلئے بہتر ہے اسلئے چار سے مسئلہ بنا کر دو جد کو دیدیا اور عینی بہن کو بھی دو دیدیا کیونکہ وہ اپنے فرض کے بقدر نصف کی مستحق تھی اور باقی کچھ نہیں بچا، اسلئے علاتی بہن محروم ہوگئی۔

دوسری صورت: کہ جد کے ساتھ عینی اور علاتی بھائی بہن کے علاوہ کوئی اور بھی وارث ہو تو اس صورت میں مقاسمہ ثلث مابقیہ اور سدس کل ان تینوں میں سے دادا کے لئے جو بہتر ہوگا وہ دیدیا جائے گا۔ یعنی اگر مقاسمہ کی صورت میں دادا کو زیادہ ملتا ہے تو بطور مقاسمہ کے دیا جائے گا، اور اگر دوسرے وارث کو اس کا حصہ دینے کے بعد بقیہ مال کا ثلث زیادہ ہے تو وہ دیا جائے گا اور اگر کل مال کا سدس زیادہ ہو تو سدس کل دیا جائے گا۔ مقاسمہ کے بہتر ہونے کی مثال.........

میت — مسئلہ ۲ × ۲ = ۴

زوج	جد	أخ عینی
نصف	عصبہ	
	١	
$\frac{1}{2}$	١	١

اس مثال میں جد کیلئے مقاسمہ اسلئے بہتر ہے کہ اگر ثلث مابقیہ جد کو دیا جائیگا تو مسئلے کی تخریج اس طرح ہوگی۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

میت — مسئلہ ٦

زوج	جد	أخ عینی
نصف	ثلث مابقیہ	عصبہ
۳	١	۲

اس مثال میں جد کو چھ میں سے ایک ملا، جبکہ مقاسمہ کی صورت میں چار میں سے ایک ملتا تھا اور ظاہر ہے کہ چار میں سے ایک زیادہ ہے چھ میں سے ایک کے مقابلے میں۔ مذکورہ مسئلے میں سدس کل دیا جائے تو مسئلے کی تخریج اس طرح ہوگی۔

میت — مسئلہ ٦

زوج	جد	أخ عینی
نصف	سدس کل	عصبہ
۳	١	۲

اس صورت میں بھی جد کو چھ میں سے ایک ملا، جبکہ مقاسمہ کی صورت میں چار میں سے ایک ملا تھا، لہٰذا معلوم ہوا کہ مقاسمہ ہی جد کیلئے بہتر ہے۔

ثلث مابقیہ کے بہتر ہونے کی مثال ....

میا مسئلہ ۶×۳=۱۸

جدہ	جد		۲/ أخ	أخت
سدس	ثلث مابقیہ		عصبہ بنفسہ	عصبہ بغیرہ
۱/۳	۵	(۵/۱۵)	۸	۲

وضاحت: اس مثال میں جد کے ساتھ عینی بھائی بہن کے علاوہ جدہ بھی ہے اسلئے چھ سے مسئلہ بنا کر ایک جدہ کو دیدیا گیا اور مابقیہ پانچ کا ثلث صحیح نہیں نکل سکتا، اسلئے ثلث کے مخرج تین کو اصل مسئلے میں ضرب دیا تو حاصل ضرب اٹھارہ ہوگیا، پھر تین کے سہام میں ضرب دیا تو تین ہوگیا اور مابقیہ پانچ میں تین کو ضرب دیا تو پندرہ ہوگیا، پھر پندرہ کا ثلث پانچ دادا کو دیدیا اور آٹھ دو بھائیوں کو، اور دو بہن کو دیدیا۔

اس مثال میں جد کیلئے ثلث مابقیہ اس لئے بہتر ہے کہ اگر مقاسمہ کیا جائے تو مسئلے کی تخریج اس طرح ہوگی......

میا مسئلہ ۶×۷=۴۲

جدہ	جد		۲/ أخ	أخت
سدس	عصبہ		عصبہ بنفسہ	عصبہ بغیرہ
۱/۷	۱۰	(۵/۳۵)	۲۰	۵

اور اگر کل مال کا سدس دیا جائے تو مسئلے کی تخریج اس طرح ہوگی......

Website: MadarseWale.blogspot.com
Website: NewMadarsa.blogspot.com

میا مسئلہ ۶×۵=۳۰

جدہ	جد	۲/ أخ		أخت
سدس	سدس کل	عصبہ بنفسہ		عصبہ بغیرہ
۱/۵	۱/۵	۱۶	۴/۲۰	۴

مذکورہ مثال میں جد کو ثلث مابقیہ دینے کی صورت میں اٹھارہ میں سے پانچ ملیں گے، جبکہ مقاسمہ کی صورت میں بیالیس میں سے دس ملے ہیں، اور سدس کل کی صورت میں تیس میں سے پانچ ملے ہیں۔

اور ظاہری بات ہے کہ اٹھارہ میں سے پانچ بہتر ہے اسی لئے ثلث مابقیہ بہتر ہے۔

سدس کل کے بہتر ہونے کی مثال..........

میـ مسئلہ ٦ × ٢ = ١٢

جدہ	جد	بنت	٢ ر أخ
سدس کل	سدس	نصف	عصبہ
$\frac{١}{٢}$	$\frac{١}{٢}$	$\frac{٣}{٦}$	$\frac{١}{٢}$

اس مثال میں جد کیلئے سدس کل بہتر ہے اس لئے کہ اگر ثلث مابقیہ دیا جائے تو مسئلے کی تخریج اس طرح ہوگی......

میـ مسئلہ ٦ × ٣ = ١٨

جد		جدہ	بنت	٢ ر أخ
ثلث مابقیہ		سدس	نصف	عصبہ
٢	$\frac{٢}{٦}$	$\frac{١}{٣}$	$\frac{٣}{٩}$	٤

اور مقاسمہ کی صورت میں تخریج اس طرح ہوگی......

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

میـ مسئلہ ٦ × ٣ = ١٨

جدہ	بنت	جد		٢ ر أخ
سدس	نصف	عصبہ		عصبہ
$\frac{١}{٣}$	$\frac{٣}{٩}$	٢	$\frac{٢}{٦}$	٤

وضاحت: مقاسمہ اور ثلث مابقیہ دینے کی صورت میں اٹھارہ سے مسئلے کی تصحیح ہوئی، دو حصے دادا کو ملے۔ جبکہ سدس کل کی صورت میں بارہ سے تصحیح ہوئی اور دو حصے دادا کو ملے اور یہی دادا کے لئے بہتر ہے اسلئے تقسیم کی یہی صورت اختیار کی جائے گی۔

فائدہ (١): جس صورت میں جد کے لئے ثلث مابقیہ بہتر ہو اور وہ بغیر کسر کے نہ نکل سکے تو ثلث کے مخرج تین کو اصل مسئلہ میں ضرب دیدیا جائے گا پھر سب کے سہام میں۔ مثالیں اوپر گذر چکی ہیں۔

فائدہ (٢): حضرت زید بن ثابتؓ کے مسلک کے مطابق حقیقی وعلاتی بہنیں دادا کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتی ہیں، لیکن ایک صورت میں حقیقی وعلاتی بہنیں دادا کی موجودگی میں ساقط نہ ہونے کے باجود ترکہ سے محروم ہوتی ہیں، مثلاً کسی مسئلے میں دادا، شوہر، لڑکی، ماں، ایک اخت حقیقی یا علاتی ہو تو اس صورت میں سدس کل دادا کے لئے بہتر ہوگا اور تیرہ سے

مسئلہ عائلہ ہوجائے گا، لیکن بہنیں ترکہ نہیں پائیں گی۔

مسئلہ ۱۲ ع ۱۳ — میت

زوج	بنت	أم	جد	أخت (حقیقی یا علاتی)
ربع	نصف	سدس	سدس کل	عصبہ مع الغیر
۳	٦	۲	۲	

اس مثال میں جد کیلئے سدس کل بہتر ہے اس لئے کہ اگر ثلث مابقیہ دیا جائے تو مسئلے کی تخریج اس طرح ہوگی……

ثلث مابقیہ کی مثال: میت — مسئلہ ۱۲ × ۳ = ۳٦

زوج	بنت	أم	جد		أخت (حقیقی یا علاتی)
ربع	نصف	سدس	ثلث الباقی		عصبہ مع الغیر
۳ / ۹	٦ / ۱۸	۲ / ٦	۱	۱ / ۳	۲

مقاسمہ کی مثال: میت — مسئلہ ۱۲ × ۳ = ۳٦

زوج	بنت	أم	جد		أخت (حقیقی یا علاتی)
ربع	نصف	سدس	عصبہ		عصبہ
۳ / ۹	٦ / ۱۸	۲ / ٦	۲	۱ / ۳	۱

وضاحت: مقاسمہ کی صورت میں مسئلے کی تصحیح چھتیس سے ہوئی اور جد کو دو ملے، اسی طرح سے ثلث الباقی کی صورت میں بھی مسئلے کی تصحیح چھتیس سے ہوئی اور جد کو ایک ملا، جبکہ سدس کل کی صورت میں مسئلے کی تصحیح بارہ سے ہوئی اور عول تیرہ سے آیا۔

Website: MadarseWale.blogspot.com
Website: NewMadarsa.blogspot.com

واعلم ان زید ابن ثابتؓ ۰

یہاں سے مصنف علیہ الرحمہ نے مسئلہ اکدریہ بیان کیا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت زید بن ثابتؓ کے نزدیک دادا کے ہوتے ہوئے عینی اور علاتی بہنیں اصحاب الفرائض میں سے نہیں رہتی بلکہ عصبہ بن جاتی ہیں، اوران کو یا تو بطور مقاسمے کے دادا کے حصے کا آدھا دیتے ہیں، یا ذوی الفروض اور دادا سے بچا ہوا دیتے ہیں۔

لیکن ایک مسئلے میں وہ بہنوں کو اصحاب الفرائض میں سے قرار دیکر حصہ دیا کرتے ہیں، اسلئے کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو بہنیں محروم ہوجائیں گی۔ حالانکہ زید بن ثابتؓ کے نزدیک دادا کی وجہ سے بہنیں محروم نہیں ہوتی ہیں، لہٰذا بہنوں کو ذوی الفروض میں سے قرار دیکر ایک حصہ دیا گیا۔

مسئلہ ٦ عـ ٩ × ٣ = ٢٧

زوج	اُم	جد		اُخت (حقیقی یا علاتی)
نصف	ثلث	سدس		نصف
٣/٩	٢/٦	١/٨	١٢	٣/٤

وضاحت: مذکورہ مسئلے میں زوج کے لئے نصف ہے اور ماں کے لئے ثلث اور جد کیلئے سدس اور اخت کیلئے نصف ہے۔ پھر جد کا حصہ اخت کے حصے سے ملا کر دونوں کے درمیان للذکر مثل حظ الانثیین ۰ کے مطابق تقسیم کیا گیا، اسلئے کہ اس مثال میں جد کے لئے مقاسمہ بہتر ہے، پس مسئلہ چھ سے بنے گا، نو سے عول ہوگا اور ستائیس سے مسئلے کی تصحیح ہوگی، وہ اس طرح کہ جد ایک بھائی کے درجہ میں ہے اور ایک بھائی دو بہنوں کے درجے میں ہوتا ہے، پس جد اور اخت کے عدد رؤس ہوتے ہیں، اور ان دونوں کے مجموعۂ سہام چار ہیں، تین اور چار میں تباین ہونے کی وجہ سے تین کو عول ۹ر میں ضرب دیں گے تو حاصل ضرب ستائیس ہوگا، پھر مضروب تین کو سب کے سہام میں ضرب دیا جائیگا تو زوج کا حصہ نو، اُم کا چھ، اور جد واُخت کے سہام بارہ ہوجائیں گے، پھر ان میں سے آٹھ جد کو اور چار اُخت کو للذکر مثل حظ الانثیین ۰ کے مطابق ملیں گی۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

تنبیہ: اگر مذکورہ مسئلے میں ورثہ میں کمی بیشی یا تغیر وتبدل ہوجائے مثلاً ایک بہن کے بجائے ایک اُخ ہو یا دو بہنیں ہوں تو مسئلے میں نہ تو عول ہوگا اور نہ مسئلہ اکدریہ ہوگا۔ کیونکہ اُخ ہونے کی صورت میں جد کے لئے سدس بہتر ہوگا، پس چھ سے مسئلہ بنے گا جس میں سے نصف یعنی تین زوج کو، ثلث یعنی دو ماں کو، سدس یعنی ایک جد کو ملے گا اور اُخ محروم

مسئلہ ٦

زوج	اُم	جد	اُخ
نصف	ثلث	سدس	عصبہ
٣	٢	١	محروم

ہوجائے گا۔ مسئلے کی تخریج مندرجہ ذیل ہے............

اور اگر ایک بہن کی جگہ دو بہنیں ہوں تو جد کے لئے سدس بہتر ہوگا، اور مسئلہ چھ سے بنے گا، تین زوج کو، ایک ماں کو، ایک جد کو، باقی ایک دو بہنوں کو ملے گا۔ اور بارہ سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

مسئلہ ٦ × ٢ = ١٢

زوج	اُم	جد	٢/ اُخت
نصف	سدس	سدس	عصبہ
٣/٦	١/٢	١/٢	١/٢

مسئلہ کی تخریج مندرجہ ذیل ہے......

فائدہ: مسئلہ اکدریہ میں بہن کو اصحاب الفرائض میں سے اس لئے قرار دیا گیا ہے کہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو بہنیں محروم ہو جائیں گی، حالانکہ زید بن ثابتؓ کے نزدیک دادا کی وجہ سے بہنیں محروم نہیں ہوتی ہیں۔ لہٰذا بہنوں کو ذوی الفروض میں سے قرار دیکر اولاً نصف دیا گیا لیکن اس سے بہن کا حصہ دادا کے مقابلے میں زیادہ ہورہا تھا اس لئے دونوں کے سہام کو ملا کر مجموعے کو ان دونوں پر للذكر مثل حظ الانثيين ، کے مطابق تقسیم کیا گیا۔

مسئلہ اکدریہ نام رکھنے کی وجہ:

اس مسئلے کو اکدریہ اس بنا پر کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ بنی اکدر کی ایک عورت کو پیش آیا تھا، اور بعض نے فرمایا ہے کہ اس مسئلے نے حضرت زید بن ثابتؓ کے مذہب کو مکدر یعنی میلا و مشتبہ کر دیا تھا، کیونکہ وہ دادا کے ہوتے ہوئے بہنوں کو اصحاب الفرائض میں سے قرار نہیں دیتے اور نہ ہی عول کرتے ہیں، اور اس مسئلے میں اس کے خلاف کرنا پڑا، اسلئے اس مسئلے کا نام اکدریہ رکھا گیا۔

مناسخہ کا بیان

مناسخہ کے لغوی معنی: نقل کرنے کے ہیں۔ اسی سے ہے: نسختُ الكتابَ ، (میں نے کتاب کے ایک نسخے سے دوسرا نسخہ نقل کیا۔

اصطلاحی تعریف: میت کا ترکہ تقسیم کرنے سے پہلے کسی وارث کا انتقال ہو جائے جس کی بنا پر اس کے حصوں کو اس کے وارثوں کی طرف منتقل کیا جائے تو اس منتقل کرنے کو مناسخہ کہتے ہیں۔

مناسخہ کا قاعدہ: اگر تقسیم ترکہ سے پہلے ایک یا چند وارثوں کا انتقال ہو جائے تو سب سے پہلے قواعد کے مطابق میت اول کے مسئلے کی تصحیح و تخریج کی جائے گی پھر میت ثانی کے مسئلے کی تخریج و تصحیح کریں گے، اور اس کو میت اول کے ترکہ میں سے جو سہام ملے ہیں ان کو میت کی لکیر کے اوپر بائیں جانب مافی الید کا نشان بنا کر لکھ دیا جائے پھر میت ثانی کی تصحیح اور مافی الید میں نسبت دیکھی جائے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

اور نسبت میں چند احتمال ہیں:

(۱) اگر مافی الید اور تصحیح کے درمیان تماثل کی نسبت ہو تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) اگر دونوں میں توافق ہو تو تصحیح ثانی کے وفق کو تصحیح اول میں ضرب دیا جائے۔

(۳) اور اگر دونوں میں تباین ہو تو کل تصحیح ثانی کو کل تصحیح اول میں ضرب دیا جائے اور حاصل ضرب کو دونوں کی تصحیح سمجھا جائے، پھر میت اول کے زندہ وارثوں کے سہام کو مضروب میں ضرب دیا جائے، اور جو مر چکے ہیں ان کے نیچے قبر کا نشان "( )" بنا دیا جائے۔ اور میت ثانی کے ورثہ کے سہام کو کل مافی الید یا وفق میں ضرب دیا جائے، پھر اگر تیسرا وارث بھی انتقال کر جائے تو اسکے ساتھ بھی یہی عمل کیا جائے، یعنی سب سے پہلے قواعد کے مطابق اس کے مسئلے کی تخریج

وتصحیح کی جائے گی پھر مسئلے کی تصحیح اور مافی الید میں نسبت دیکھیں گے اگر توافق ہو تو وفق کو اور اگر تباین ہو تو کل عدد کو میت اول کے مسئلے میں ضرب دینگے اور حاصل ضرب کو تینوں کی تصحیح سمجھا جائے گا۔

پھر میت اول اور میت ثانی کے زندہ وارثوں کے سہام میں مضروب کو ضرب دیا جائے گا اور مردہ وارثوں کے سہام کے نیچے قبر کا نشان بنا دیں گے۔ اور میت ثالث کے ورثہ کے سہام کو کل مافی الید یا وفق میں ضرب دیا جائے گا۔ اسی طرح سے جتنے بھی ورثہ انتقال کرتے جائیں گے ان سب کے ساتھ یہی عمل کیا جائے گا۔

تنبیہ: مناسخہ کے مسئلے میں تمام ورثاء اور مورثین کو نام کے ساتھ لکھنا ضروری ہے۔

اسی طرح سے مافی الید لکھنے کے وقت میں اور الاحیاء لکھنے کے وقت میں ہر وارث کو متعدد جگہوں پر جو سہام ملے ہیں ان کا جوڑ لینا ضروری ہے ورنہ مسئلے میں غلطی کا امکان رہے گا۔

مناسخہ کی مثال یہ ہے کہ ذکیہ کی وفات ہوئی ورثہ میں زوج عبدالرحمان دوسرے شوہر سے لڑکی زبیدہ اور ماں خدیجہ ہے، پھر ذکیہ کا ترکہ تقسیم ہونے سے قبل زوج عبدالرحمان کا انتقال ہو گیا اور اس کے ورثہ میں بیوی عائشہ، باپ عبدالرحمٰن، اور ماں زاہدہ ہے۔ پھر زبیدہ بیٹی کا انتقال ہوا اس کے ورثاء میں ایک بیٹا عبدالواجد دوسرا بیٹا عبدالکریم بیٹی عابدہ اور جدہ یعنی نانی خدیجہ ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

پھر نانی خدیجہ کا انتقال ہوا اس کے ورثاء میں زوج عبدالصمد، ایک بھائی عبدالاحد، دوسرا بھائی عبدالقیوم ہے۔
ذکیہ کا ترکہ اب تک تقسیم نہ ہو سکا تو اس کا ترکہ مذکورہ ورثاء کے درمیان کس طرح تقسیم ہوگا؟

۱۲۸
۳۲
۱۶

میت مسئلہ ۴ مابقیہ ۳ — مسئلہ ٦ ردیہ ۴ — ذکیہ

شوہر (عبدالرحمٰن)	بنت (زبیدہ)	أم (خدیجہ)
ربع	نصف	سدس
۱ / ۴ / (۴)	۳ / (۹)	۱ / ۳ / (٦)

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

میت مسئلہ ۴ — مافی الید ۴ — عبدالرحمٰن

زوجہ (عائشہ)	أب (عبدالرحمٰن)	أم (زاہدہ)
ربع	عصبہ	ثلث مابقیہ
۱ / ۲ / ۸	۲ / ۴ / ۱٦	۱ / ۲ / ۸

میت مسئلہ ٦ / ۲ — توافق بالثلث — مافی الید ۹ / ۳ — زبیدہ

ابن (عبدالواحد)	ابن (عبدالکریم)	بنت (عابدہ)	جدہ (خدیجہ)
عصبہ	عصبہ	عصبہ	سدس
۲ / ٦ / ۲۴	۲ / ٦ / ۲۴	۱ / ۳ / ۱۲	۱ / (۳)

میت مسئلہ ۲ × ۲ = ۴ — مافی الید ۹ — خدیجہ

زوج (عبدالصمد)	اخ (عبدالاحد)		اخ (عبدالقیوم)
نصف	عصبہ		عصبہ
۱ / ۲ / ۱۸	۱ / ۹	۱ / ۲	۱ / ۹

الاحیاء — المبلغ ۱۲۸

عائشہ	عبدالرحمٰن	زاہدہ	عبدالواحد	عبدالکریم	عابدہ	عبدالصمد	عبدالاحد	عبدالقیوم
۸	۱٦	۸	۲۴	۲۴	۱۲	۱۸	۹	۹

وضاحت: پہلا مسئلہ ردیہ ہے اسلئے کہ مسئلہ بارہ سے بنایا گیا تو ایک بچ جائے گا، اس بنا پر من لا یرد علیہ زوج کے فرض کے مخرج چار سے مسئلہ بنایا، اور زوج کو ایک دیا باقی تین بچے، اور پھر لڑکی اور ماں کا مسئلہ چھ سے الگ بنایا گیا اور وہ چار سے ردیہ ہوا، پھر چونکہ مابقیہ اور من یرد علیہ کے مسئلے میں تباین ہے اس لئے من یرد علیہ کے مسئلہ کو من لا یرد علیہ کے مسئلے میں ضرب دیا گیا، حاصل ضرب سولہ ہوا۔ اس سے مسئلہ کی تصحیح ہوئی، اس میں سے چار شوہر کو، نو لڑکی کو اور تین ماں خدیجہ کو

ملے۔

پھر دوسرا مسئلہ بھی اختصار کے پیش نظر چار سے بنا اور عدد مسئلہ اور مافی الید میں تماثل ہے اسلئے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

پھر زبیدہ کا مسئلہ چھ سے بنا اور اس کا مافی الید نو ہے، اور نو اور چھ میں توافق بالثلث ہے اسلئے چھ کے وفق دو کو میت اول کے مسئلے کی تصحیح میں ضرب دیا گیا، حاصل ضرب بتیس آیا اور پھر بطن اول وثانی کے زندہ ورثاء کے سہام میں ضرب دیا گیا اور زبیدہ کے ورثاء کے سہام کو مافی الید نو کے وفق تین میں ضرب دیا گیا۔

اسی طرح سے چوتھا مسئلہ چار سے بنا اور مافی الید نو میں چار اور نو میں چونکہ تباین ہے اسلئے چار کو میت اول کے مسئلے کی تصحیح بتیس (٣٢) میں ضرب دیا گیا، حاصل ضرب ایک سو اٹھائیس آیا، پھر اوپر کے تینوں بطنوں میں جو ورثاء زندہ تھے ان کے سہام کو چار میں ضرب دیا گیا، پھر میت خدیجہ کے ورثہ کے سہام کو کل مافی الید نو میں ضرب دیا گیا، اس طرح میت ذکیہ کا ترکہ ایک سو اٹھائیس حصوں میں تقسیم ہوا۔

متعلقہ استاذ:

....

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com